یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

خریداران ممالک بیرون سے دس شلنگ چھ شلنگ

عام سے ۔ ۔ ۔ ۔ چھ روپے چار روپے

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق نصف نصف

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا

نمونے کا پرچہ آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوگا۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفید

تجارتی اشتہارات کی اجرت بندیعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کیجائینگی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری کے ذریعہ بھیجنا چاہئے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔

وکیل

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

THE VAKIL AMRITSAR

جلد ۶ | امرتسر ۲۲ شہر جمادی الاولی ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | نمبر ۲۵

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۲۲ جمادی الاولی ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۲۵

مارشل جواد پاشا مرحوم

نہایت افسوس ہے کہ مارشل جواد پاشا کا دارالخلافہ قسطنطنیہ میں انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون غازی عثمان پاشا کے بعد سلطنت عظمی اور خلافت اکبری کو یہہ دوسرا صدمہ پہنچا ہے۔ اگرچہ سلطنتوں کا مدار کسی نفس واحد کی قابلیت یا لیاقت پر منحصر نہیں ہوتا خاصکر ایسی حالت میں جبکہ زمام سلطنت امیر المومنین سلطان عبد الحمید خان جیسے بیدار مغز اور جزور س سلطان کے قبضہ اقتدار میں ہو تاہم متواتر ایسے دو جلیل القدر ارکین سلطنت کا یکے بعد دیگرے دنیا سے اٹھ جانا بہت کچھ نقصان پیدا کرتا ہے +

جواد پاشا مرحوم کے والد کا نام مصطفے عاصم بک تہا جو مجلس الحرب کے رکن اور امیر الالائی تھے وہ شہر دمشق میں ۱۲۶۵ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اُنکی ابتدائی تعلیم مدرسہ برودصہ اور مدرسہ رشدیہ میں ہوئی۔ اور فوجی تعلیم دارالخلافہ کے مدرسہ حربیہ میں حاصل کی۔ ۲۵ شعبان ۱۲۸۶ ہجری میں وہ مدرسہ حربیہ کا آخری امتحان پاس کرکے ملازم ہوئے اُسوقت انکی عمر ۱۹ برس کی تہی۔ ۲۴ شوال ۱۲۸۷ ہجری کو وہ یوزباشی کے رتبہ پر فایز ہوئے اور ۵۰۰ قرش کی ماہانہ تنخواہ مقرر ہوئی اور حضرت سلطان کے حجاب کے زمرہ میں منسلک ہوئے ۱۲۸۸ ہجری میں وہ قول آغاسی بنائے گئے۔ اس زمانہ میں انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام المعلومات الکافیہ رکہا۔ یہ کتاب علم جغرافیہ میں تہی۔ یہہ تصنیف بارگاہ خلافت میں پیش کیگئی۔ جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ میں بیگباشی کا رتبہ انہیں عطا ہوا۔ اسوقت وہ علاوہ اپنے مقررہ عہدہ کے یاور حرب اور قرین کے عہدہ پر بہی ممتاز ہوئے انہیں دنوں میں وہ کچھ عرصہ تک مدرسہ حربیہ میں مدرس ریاضی کی خدمت بہی انجام دیتے رہے یہاں سے وہ پنجم آرمی کور میں تبدیل ہوئے۔ اس زمانہ میں انہوں نے کوہ دودزہ میں ایک قلعہ تیار کیا اس خدمت کے صلہ میں انہیں علاوہ اپنی مقررہ تنخواہ کے ۲۵۰۰ قرش ماہانہ ملتا رہا۔ جنگ سرویا کے وہی فوجیں رہے جب انہوں نے اس لڑائی میں اور نیز جنگ اذور جہ میں (عزیز پاشا کے ماتحت) اپنی شجاعت اور بیدار مغزی کے جوہر دکہائے تو انہیں قلقام کلرتبہ عطا ہوا اور نجیب پاشا کے ماتحت ۱۲۹۳ ہجری میں متعین ہوئے۔ اور تمغہ مجیدی درجہ چہارم انہیں ملا۔ اور ذی الحجہ ۱۲۹۵ ہجری میں انہیں دوران جنگ النہ میں امیر الالای کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ بعد میں وہ جنرل آصف پاشا کے ماتحت رئیس ارکان حرب مقرر ہوئے۔ اس زمانہ میں وہ معرکہ سنان کوئی اور فاتسطوی میں شریک رہے۔ پہر مارشل محمد علی پاشا مرحوم کی معیت میں مدتوں رہے۔ بعد ازاں وہ جنرل شوکت پاشا اور جنرل بیکر پاشا کے ساتہہ مامور ہوئے اسوقت بصلہ انہیں اپنی حسن خدمات کے علاوہ اپنی معمولی تنخواہ کے ۳۵۰۰ قرش ماہانہ ملتے تھے اب وہ سرویا کی حدبندی کے لئے کمیشن دوم مقرر کئے گئے اور ایک سال میں نصف کام ختم کیا۔ اور دوسری کمیشن کے اول مقرر ہوئے تباقی کا نصف کام ختم کیا ۱۲۹۸ء میں شاہ سرویا نے انہیں تمغہ ناکو درجہ سوم دیا اور انکی تنخواہ میں ۳۵۰۰ قرش کا اضافہ ہوگیا اور وہ غازی مختار پاشا کے ساتہہ حدود یونان کی حدبندی کے کمیشن مقرر ہوئے۔ جب وہاں سے واپس آئے تو اناضول کیطرف روسیوں کے ساتہہ حدبندی کرنے کے لئے مامور ہوکر روانہ ہوئے اور اس حیثیت سے انہوں نے ارض روم اور قارص سے بایزید تک حدبندی کی۔ اور ۳ ربیع الثانی ۱۲۹۹ھ کو انہیں تمغہ عثمانی درجہ سوم عطا ہوا۔ اور اسی برس یعنے ۱۷ جمادی الاولی ۱۲۹۹ ہجری کو شہنشاہ روس نے انہیں تمغہ سنٹ جان درجہ سوم عطا کیا۔ انہیں دنوں وہ مجلس المنافع کے رکن مقرر ہوئے جسکے صدر انجمن نامق پاشا تھے اور پہر بحکم سلطانی فوجی اصلاحی تحقیق کی مجلس کے ممبر بہی مقرر ہوئے یہہ مجلس اُسی سال میں بحکم سلطانی موضوع ہوئی تہی اور اسکا اجلاس قصر یلدیز میں ہوا کرتا تہا۔ بحکم سلطانی سی مجلس ترتیب افواج کی آخری ممبر اور پہر اُن کمیشنوں کی ممبر مقرر کئی گئی جو تصفیہ حدود ایران کیلئے دارالخلافہ استنبول میں قائم ہوئی تہی۔ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو انکی تنخواہ میں دہزار قرش کا اضافہ ہوا۔ اور شہر جمادی الثانی میں سفیر سلطانی مقرر ہوئے اور تمغہ عثمانی درجہ دوم بہی عطا ہوا۔ اور اسی سال ۲۸ جمادی الاولی کو امیر لوا کے عہدہ پر ممتاز ہوئے اور شہزادہ مانلی گرو نے

انہیں شجاعت کا تمغہ طلائی پہنایا۔ ان ہی دنوں میں وہ کچھ عرصہ رخصت لیکر وائنا میں اپنے معدہ کا علاج کرنے تشریف لیگئے وہاں سے بحکم سلطانی واپس دارالخلافہ میں آئے اور سفارت سے علیحدہ ہوکر دارالخلافہ میں مجلس تفتیش حالات واصطلاحات کے رکن مقرر ہوئے اور اُنکی تنخواہ میں ۲۵۰۰ قرش کا ماہانہ اضافہ ہوا۔ یہہ واقعہ ذی الحجہ ۱۳۰۵ ہجری کا ہے +

غرہ ذی الحجہ ۱۳۰۶ ہجری کو وہ فریق (جنرل) کے رتبہ پر فایز ہوئے اور تنخواہ ماہانہ میں ۶۰۰ قرش کا اضافہ ہوا۔ ۸ ذی الحجہ کو وہ کریٹ کے رئیس ارکان حرب مقرر ہوئے اور ۱۸ صفر کو انہیں تمغہ مجیدی درجہ اول عطا ہوا اور جب مشیر شاکر پاشا والی کریٹ دارالخلافہ میں آئے تو اُنکا منصب بھی عارضی طور پر انہیں کے تفویض ہوا۔ مگر بعد میں یعنے ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۰۷ ہجری کو وہ بموجب فرمان سلطانی مستقل طور پر والی کریٹ مقرر ہوئے۔ یہانکے حسن خدمت کے صلہ میں انہیں ایک طلائی تمغہ بھی عطا ہوا۔ ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۰۸ کو وہ مشیر (مارشل) کے ممتاز عہدہ پر فایز ہوئے۔ اولنکی تنخواہ ۱۵۰۰۰ قرش ماہانہ مقرر ہوئی (جو مشیر کی معمولی تنخواہ ہے) اسوقت علاوہ اس تنخواہ کی ۵۰۰۰ قرش مجلس تفتیش عسکریہ کی ممبری کے صلہ میں اور ۶۰۰۰ قرش بطور سائر خرچ کے اور ۱۲۰۰۰ تنخواہ ولایت کریٹ انہیں ملتے تھے غرضیکہ کل مجموعہ انکی ماہانہ تنخواہ کا ۳۲۵۰۰ قرش تھا۔ ۱۹ محرم ۱۳۰۹ ہجری کو وہ صدر اعظم مقرر ہوئے اس زمانہ میں اُنکی صدارت کی تنخواہ ۷۵۰۰۰ قرش ماہانہ تھی۔ غرہ ربیع الثانی سال مذکور میں انہیں تمغہ عثمانی مرصع عطا ہوا اور اسی سال میں بموجب فرمان سلطانی یادر اکرم کا خطاب عطا ہوا اور حکم ہوا کہ تمام فرامین اور نشانات اور سرکاری دفاتر میں اسی خطاب سے مخاطب کیا جاوے۔ اور یہہ بھی حکم ہوا کہ ۵۰۰۰ قرش ماہانہ علاوہ ملا کرے۔ ۷ رمضان ۱۳۰۹ھ کو تمغہ مجیدی مرصع انہیں عطا ہوا۔ اور ۱۴ ذی الحجہ کو انہیں تمغہ مرصع لیاقت اور افتخار کا عطا ہوا۔ جو مرحوم سلطان عبد المجید خان کے وقت میں موضوع ہوئے تھے۔ انہیں دنوں میں شاہ سرویا نے انہیں تمغہ تاکوا درجہ اول سعہ شمشیر مرصع کے پہنایا۔ اور ماہ رجب سنہ مذکور میں ممالک عثمانی میں صنعت اور حرفت پھیلانیکے صلہ میں انہیں بارگاہ خلافت سے ایک اور تمغہ ملا۔ انہیں ایام میں یورپ نے انہیں تمغہ پونوف درجہ اعلی کا بھیجا۔ غرہ شوال کو حضرت خلافت پناہی نے انہیں امتیاز کا تمغہ مرصع پہنایا۔ اور عزت سلام سلطانی سے مکرم اور مفتخر کیا (قسطنطنیہ میں یہہ بہت بڑی عزت ہے ایک نہایت مختصر جماعت امرا کی ہوا کرتی ہے جنہیں حضرت خلافت پناہی سلام بھیجا کرتے ہیں) اسی برس شہنشاہ جرمن نے انہیں تمغہ ایگلز درجہ گریڈ گارڈن سے ممتاز فرمایا۔ اور سلطنت جمہوری فرانس نے بھی گرینڈ گارڈن طبقہ اعلی کا عطا کیا۔ اور شاہ ایران نے تمغہ شیر و خورشید مرصع بھیجا اور دولت بلجیم نے تمغہ لیوپولڈ درجہ اعلی بھیجا

سنہ ۱۳۱۲ ہجری میں وہ صدارت عظمی سے علیحدہ ہوئے اور بحکم سلطانی انکی صدارت کی پنشن تیس ہزار قرش ماہانہ مقرر ہوئی +

سنہ ۱۳۱۳ ہجری میں وہ پھر والی کریٹ مقرر ہوئے اور جب شہنشاہ جرمنی فلسطین میں زیارت کو تشریف لے گئے تو مارشل جواد پاشا دربار خلافت پناہی کی طرف سے استقبال اور ہمراہی کے لئے متعین ہوئے

سنہ ۱۳۱۶ ہجری میں وہ اردو پنجم کے مارشل مقرر ہوئے۔ اس عہدہ پر آخری وقت تک بڑی قابلیت اور بیدار مغزی کے ساتھہ ممتاز رہے۔ وفات سے پہلے ۲۰ روز وہ صاحب فراش اور خانہ نشین ہو گئے تھے۔ خدا انہیں غریق رحمت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور سیدنا مولنا امیر المومنین کی عمر میں برکت دے +

حجاز ریلوی

ای اہل نظر وقت وداع دل و دین است
یوسف بفروش آمدہ در قافلہ ما

آجکی اسلامی خبروں کے ذیل میں ہماری ناظرین ملاحظہ فرماویںگے کہ افغانستان ترکستان اور دیگر بلاد اسلامی میں حجاز ریلوے کے لئے چندہ کی فراہمی کا انتظام ہو رہا ہے اور جابجا حمیت مسلمانوں نے چندہ کی فہرستیں کھولدی ہیں یہہ خبر بحیثیت اخوت اسلامی ہمارے لئے بہت کچھہ مسرت کا باعث ہے مگر ہندوستان کے مسلمانوں میں اس سرگرمی کا فقدان بالطبع ہماری حوصلہ کو پست کئے دیتا ہے۔ مقام غور ہے ہندوستان میں بمقابلہ افغانستان یا ترکستان کے تہذیب اور شائستگی کا زیادہ چرچہ ہے۔ یہاں گورنمنٹ انگریزی کی برکت سے اخبارات کا سلسلہ ایسا غیر منقطع ہے کہ جس دن حضرت خلافت پناہی نے یہہ نیک تجویز پاس کی تھی اُس سے دوسرے دن ہندوستان کی گلی کوچہ میں یہہ معاملہ معلوم ہو گیا۔ مگر باوجود اسقدر سہولت اور باوصف اس بات کے کہ اسکے فوائد۔ برکات۔ اور ثواب سے کسی کو انکار یا اختلاف نہیں کسی عالی ہمت کا ایسے کار خیر میں بڑھکر حصہ نہ لینا سخت افسوس کا باعث ہے۔ اسکی وجہ شاید یہ ہو کہ افغانستان اور ترکستان میں ابھی تک نئی روشنی جلوہ گر نہیں ہوئی وہاں کی لوگ وہی سیدھے سادے پرانی وضع کے مسلمان ہیں وہ ہر ایک کار ثواب میں فطرتی گرمجوشی اور عرب کی موروثی فیاضی کے ساتھہ شریک ہوتے ہیں انکی رگوں میں ابتک حمیت کا خون جوش زن ہے۔ جہاں انکے کانوں میں کسی قومی اور دینی کام میں استمداد کی آواز آئی ہمہوں نے وہیں بڑھکر لبیک کہا۔ یہاں ہندوستان میں اگرچہ ہماری اخلاق بگڑ گئی ہیں اور تصنع اور تکلف نے ہماری زندگی پر اتنا زہریلا ٹائل ڈالدیا ہے۔ تاہم اب بھی اس گئے گذرے زمانے میں دو قسم کے مسلمان موجود ہیں ایک تو وہ بزرگوار ہیں جو پرانی وضع کے عالی ہمت ہیں جن کی نزدیک مسجدوں کی تعمیر حج اور زکوۃ۔ عبادتخانوں اور خانقاہوں کی رونق۔ بزرگان دین کے عرس پیشوایان ملت کی فاتحہ غرضیکہ ایسے ہی کام موجب نجات ہیں اور دوسری قسم میں وہ صاحب ہیں جنکی رائے میں علاوہ ان امور کے مسلمانوں کی دینوی فلاح بھی ضروریات میں سے ہے مثلاً کالجوں کی ترویج۔ علوم متعارفہ کا رواج۔ ریل اور تار اور دیگر فنون نو ایجاد کا اجرائے۔ تجارت حرفت اور صنعت کی ترقی جس سے قوم کی ظاہری حالت دیگر اقوام موجودہ کے مقابلہ میں فی الجملہ اچھی ہو۔ اگرچہ بادی النظر میں ان دو قسم کے بزرگواروں کے مقاصد میں بعد المشرقین واقع ہوا ہے۔ مگر اتفاق حسنہ سے حجاز ریلوے کا معاملہ کچھہ ایسا واقع ہوا ہے کہ اس میں دونوں طرح کے اصحاب اپنے اپنے دلوں کی حوصلہ بخوبی نکال سکتے ہیں۔ پہلی قسم کے بزرگوار فقط اسمیں اتنی ہی خوبی دیکھیں کہ اجرائے ریلوے سے ہزاروں بلکہ لاکھوں ایسے مسلمان حج کر سکینگے جو پہلے باعث ناداری اور مفلسی کے جانے سے عاری تھے یا لاکھوں ایسے مسلمان مشرف بزیارت ہونگے جو یا عمر کبر سنی یا ضعف کے سفر کی صعوبتیں برداشت نہ کر سکتے تھے اور بصورت اجرائے ریل اُن دقتوں کا عشر عشیر بھی باقی نہ رہیگا۔ وہ تھوڑی دیر کے لئے اپنے جی میں خیال فرماویں کہ اجمیر شریف۔ پاک پٹن۔ دہلی۔ اور پیران کلیر کی زیارتوں سے ہمیں کیا کیا برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اسی پر قیاس لگائیں کہ مدینہ منورہ میں رسول اکرم کے روضہ مقدس کی زیارت سے کیا کچھہ فیضان کی امید ہو سکتی ہے یہہ عالی ہمت بزرگوار ہر سال ہزاروں قلاش مسلمانوں کو مفت حج کراتے ہیں۔ بصورت اجرائے ریل اسیقدر خرچ سے اس سے دوگنی تعداد کو حاجی بنا سکینگے۔ غرضیکہ بیسیوں ایسی وجوہات ہیں جو مذہباً انکی فلاح دارین کا باعث ہو سکتی ہیں۔ رہے دوسری قسم کی بزرگوار وہ بخوبی جانتے ہیں کہ علاوہ ان مذہبی برکات کے جنکا ذکر اوپر آچکا ہے مسلمانوں کی دینوی ترقی میں اس ریل کا اجرا کس درجہ تک امداد دیگا۔ اجرائے ریل اور تار کے ساتھہ ہی تہذیب اور شائستگی دوش بدوش ہوگی۔ تجارت اور صنعت کو ترقی ہوگی۔ عرب دوسری ممالک کے ساتھہ بے تکلف میل جول پیدا کریگا۔ وہانکی پیداوار اور صنعتیں زمانہ بھر میں پہنچینگی۔ خود اسلام اور سلطنت عثمانیہ کو بہت بڑی قوت پیدا ہوگی کیونکہ بوقت ضرورت حضرت خلافت پناہی لاکھہ دو لاکھہ عرب کو میدان جنگ میں مسلح کر کے بھیج سکینگے جنکی فطرتی جلادت اور قدرتی شجاعت کا سکہ زمانہ مان چکا ہے جنگی تھور اور جوانمردی کے جوہر آجکل محض اس سبب سے مٹے ہوئے ہیں کہ موجودہ ترقیات اور زمانہ حال کے فنون جنگ سے انہیں واقفیت نہیں۔ اور جس واقفیت کا ایسی فطری شجاع قوم میں ہونا دنوں کا کام ہے۔ افسوس ہے کہ کاغذی تعزیوں کے بنانے میں تو ہم ہزاروں بلکہ لاکھوں برباد کریں مگر بیت اللہ تک پہنچنے کی کوئی سبیل نہ کریں چھٹی بیاہ میں تو خدا کی دی ہوئی دولت کو بیدریغ لٹائیں اور آفتاب رسالت کے دروازہ پر خبر سائی کے لئے چار پیسے گرہ سے نکالنے میں مضائقہ کریں یہہ کام تو اب ہو رہیگا کیونکہ کوئی ہفتہ ایسا نہیں گذرتا جس میں مسلسل باحمیت مسلمانوں کی ہمت کا ثبوت نہ ملتا ہو۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپیہ کا اسی عرصہ قلیل میں انتظام ہو چکا ہے مگر ہندوستان کو مسلمان اگر اس کار خیر میں بھی پیچھے رہے تو خدا اور اُسکے رسول کو کیا منہ دکھائینگے اور دنیا میں دیگر اقوام کے سامنے کتنے شرمسار ہونگے ایسی بابرکت زمانہ میں جبکہ گورنمنٹ نے ہمیں مذہبی معاملات میں کامل آزادی عطا کر رکھی

---

۲۴۶ (۳۵۶) صرف شہر میسور میں واقع ہوئیں اضلاع بمبئی میں (۲۲۷) بڑھکر (۴۸۶) تک تعداد اموات پہنچ گئی جنمیں سے (۲۱۹) صرف ضلع بلگام میں واقع ہوئیں۔ شہر بمبئی میں (۵۲) اور کلکتہ میں (۷۸) اموات ہوئیں +

ہو آزادی کی اس نعمت عظمیٰ کو فقط تعزیوں کی جلوس اور ہندوؤں کی رونق پر عمل میں لانا کسقدر کم فہمی کی دلیل ہی۔ اگرچہ اس مضمون پر آجتک بہت کچھ لکھا گیا اور متواتر لکھا گیا مگر جو کچھ نتیجہ نکلا وہ یہی ہی کہ آجتک اکٹھے نہیں وصول ہوئے۔ مگر پھر بھی ہم مایوس نہیں اور اُس مقلب القلوب کی بارگاہ سے قوی امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری بہائیوں کو ضرور اس خیر جاری اور دائمی کیطرف متوجہ کریگا +

محاربہ چین

ہندوستان کے مشہور و معروف شیشیمین علامی ابوالفضل کا قول تہا کہ جب کوئی شخص کچھ کہتا ہی تو میں یقین کر لیتا ہوں اور جب وہ شخص اُسی بات کو بتاکید مکرر کہتا ہی تو مجھے اسکی صحت میں شبہ واقع ہوتا ہی اور جب وہ قسم کھاتا ہی کہ یہہ امر اسطرح پر ہے تو مجھے قطعی یقین اُسکے جھوٹ ہونیکا ہو جاتا ہی۔ یہی حال اسوقت چین کے معاملات کا ہی۔ جمیع دول یورپ کا بار بار یہہ کہنا کہ ہمیں سلطنت کے حصے بخرے کرنیکی کوئی ضرورت نہیں ہم اپنی فوجوں کو پیکن سے ہٹانا چاہتے ہیں اور اس بیغرضی کی رائے میں ایک آدہ سلطنت کا وقتاً ہمصفیر ہو جانا ضرور کچھ نہ کچھ معنے رکھتا ہی جو اُن ہی لوگوں کے سینوں میں مخفی ہے جنکی زبانوں سے یہہ کلمے نکل رہے ہیں۔ اس میں خدا ہی شک نہیں کہ اس آئے دن کے اعلان میں کوئی گہری چال ضرور ہی کیونکہ زبان سے تو یہہ صفائی ہو رہی ہی اور اُدہر فوجی تیاریاں اس ٹہاٹہہ سے کیجا رہی ہیں جسکا کچھ ٹھکانا ہی نہیں۔ جو لوگ اخبارات کو بامعان نظر دیکھتے ہیں وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ جمیع دول نے کس حسد اور بغض سے ہماری گورنمنٹ کی کارروائی کو دیکھا جو انہوں نے شنگہائی میں کی حالانکہ شنگہائی میں کسیکو منصب نہ تہا کہ ہمارے معاملات میں مداخلت یا مزاحمت کر سکے اگر دیگر سلطنتوں کی نیت ایسی ہی ہی تو اس پیچیدہ معاملہ کا صلح و صفائی کے ساتہہ انجام پانا کسیقدر مشکل معلوم ہوتا ہی۔ پچھلے دنوں ایک مہل سا تار اس مضمون کا آیا کہ گورنمنٹ نہیں چاہتی کہ اُن فوائد کو جو مدت سے جو اُسنے حاصل کئے یا اُن مقامات سے واپس آنا نہیں چاہتی جو اُسنے حاصل کئے ہیں۔" اب یہہ پتہ نہیں لگتا کہ گورنمنٹ سے کونسی گورنمنٹ مراد ہی۔ قیاس یہہ چاہتا ہی کہ روسی گورنمنٹ ہو۔ کیونکہ ۱۴ اگست کو روسی جنرل گرائیبکاف نے جو منچوریا کا کمانڈر ہی یہہ اعلان کر دیا تہا۔ "چونکہ دریائے آمور کے سواحل فتح ہو چکے ہیں اسلئے آیندہ یہہ حد بار روسی حد نہ سمجھی جائی بلکہ مفتوحہ مقامات قلمرو روس میں شامل سمجھے جائینگے۔" ان باتوں سے صاف ظاہر ہی کہ روسی گورنمنٹ کی ہوس ملک گیری چین میں بھی اُسی شد و مد کے ساتہہ اپنا کام کر رہی ہی جیسا وسط ایشیا میں۔ خیر کم سے کم یہہ تو ضرور ہوگا کہ روسی عہد و پیمان کے وقت یہہ ضرور کہینگے کہ منچوریا کے معاملات ہم بذات خود بلا مداخلت غیرے چین کے ساتہہ نپٹ لینگے کیونکہ ہم نے ہزاروں جوانوں کے خون اور لاکہوں کے خرچ سے یہہ جگہ حاصل کی ہی۔ اور یہہ بھی یقین ہی کہ اگر روس نے ایسا دعویٰ پیش کیا تو فرانس جو ہر ایک امر میں روس کا ہم آہنگ ہی اُسکے ساتہہ فوراً اتفاق کریگا۔ بلکہ جرمنی بھی کوئی عذر نہ کریگا کیونکہ دیکھا جاتا ہی کہ جرمن والونکی بھی روسیوں سے ذرا کور دلی ہی۔ ابھی کل کی بات ہی کہ شہنشاہ جرمن نے اپنے جنرل کو جو متحدہ افواج کا کمانڈر مقرر ہوا ہی۔ مارشل کا نشان عطا کرتے ہوئے صاف لفظوں میں کہا کہ تمہاری تقرری اسلئے زیادہ تر موزوں ہے کہ شہنشاہ روس نے تمہاری تقرر کو پسند کیا ہی۔ فقط روس کا استحسان اسکے لئے موجب افتخار سمجھنا صریح دلیل اس امر کی ہی کہ قیصر جرمن کو انکا لحاظ دیگر سلطنتوں سے بہت زیادہ ہی افسوس تو یہہ ہی کہ دول یورپ میں سے ہر ایک کی غرض جداگانہ ہی۔ کوئی بھی ایسی نہیں جسے اپنا فکر نہ ہو۔ اس سبب سے جو فوائد اتفاق سے ہونا لازمی ہیں اُن کا عمل پذیر ہونا تو معلوم بلکہ عجب نہیں کہ صلح ہوتے ہوتے کسی اور کی آئیں میں۔ چل جائے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قیصر چین کو اختیارات دئے جائیں بعض کی یہ رائے ہی کہ یہہ بڑی سخت غلطی ہوگی بلکہ اس سے یہہ پایا جائیگا کہ عین اپنے عجز کا اعتراف ہی جس عورت نے ایسی سازشوں اور چال بازیوں سے اتنی بڑی جمعیت کو فراہم کر کے یورپ کو کچھہ عرصہ تک سخت تشویش میں رکہا اور کل سلطنتوں کے لاکہو پر پانی پہروا دیا اسکو اس طرح بے پوچھے چہوڑ دینا بلکہ وسیع اختیارات دینا سخت کمزوری کا ثبوت ہی کیونکہ خواہ لاکہہ باتیں بنائی جائیں اور بیسیوں عذر پیش ہوں تاہم یہہ دھبہ کسی طرح سے دہویا نہیں جا سکتا کہ قیصرہ چین اس ساری سازش کی بانی مبانی ہے۔ اس کے اختیار میں تہا کہ اس فساد کو سرے سے ہونے نہ دیتی اور جب ہو گیا تہا تو پھر بھی اُسے یہہ قدرت حاصل تہی کہ جس وقت چاہتی ایک آن واحد میں فرو کر دیتی مگر اُس نے آخری وقت تک ایسا نہ کیا۔ اسلئے وہ چاہتی ہیں کہ سلطنتیں دیگر معاملات میں اپنے اپنے اغراض کو زیر نظر رکہکر خواہ ایک دوسرے سے اختلاف بہی کریں مگر قیصرہ کے معاملہ میں متفق ہوں اور اُسے اس قابل نہ رکہیں کہ پھر معاملات سلطنت میں مداخلت کر سکے۔ وہ بالطبع غیر اقوام کی دشمن ہی۔ اور اُس کے وجود کا رہنا سبب ضرور کسی نہ کسی دن پھر فساد کے ہونے کا احتمال ہے +

مقدمہ ملا عبدالقیوم صاحب

اس مقدمہ کا حال مختلف اوقات میں درج اخبار ہوتا رہا ہے۔ تو ماہ سے جو کارروائی ابتک ہوئی ہی اُس کا خلاصہ ہمارے حیدرآبادی نامہ نگار بغرض سہولت ناظرین ذیل میں لکہتے ہیں:۔

(۱) نواب مدار المہام کے مشیروں نے اہالیان پلیگ کی سازش اور اُن کے بلوے سے پہلے سرکار کو مدعی قرار دینے میں کامیابی حاصل کی۔ حالانکہ فریقین کی شکایات دربار میں طلب تہیں جس میں سرکار کا ثالث ہونا مناسب تہا نہ کہ کسی خاص فریق کا معاون ہو کر اُسکی طرف سے مدعی بننا۔

(۲) اہالیان پلیگ کی پیش کردہ شہادت جب خلاف مدعا معلوم ہوئی تو دعویٰ کی تائید میں سرکار کی ایک روبکار پیش کی گئی تاکہ جرم کو ثابت شدہ تسلیم کیا جائے۔ جسکو دوسرے لفظوں میں یوں تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ کہ سرکار نے مدعی ہونے کے علاوہ اپنے آپ کو ایک گواہ عدل قرار دیا۔ جس کی شہادت بدون کسی سوال و جواب کے قطعی مان لیجائے۔

(۳) جب کمیشن نے بپابندی ضابطہ اس روبکار کے قبول کرنے سے انکار کیا تو اہالیان پلیگ نے شہود کے پیش کرنے سے انکار اور پیش شدہ شہادت کے استرداد کی درخواست دی +

(۴) جب ملا صاحب نے اپنا تحریری جواب داخل کیا اور اہالیان پلیگ کو گواہی میں طلب کرنے کی درخواست دی تو اہالیان پلیگ نے افشار راز اور شہرت بدنامی سے خائف ہو کر کمیشن کی موقوفی کا حکم صادر کروایا اور مثل کو پیشی میں منگوایا۔ تاکہ یہہ مشیران باتدبیر اپنی مرضی کے موافق یکطرفہ حکم پلیگ والونکے حسب منشا لکہہ دیں۔ گویا سرکار کی حالت جو پہلے مدعی اور پھر گواہ عدل کی تہی اب اُسکے واسطے قاضی (جج) کا رتبہ بہی تجویز کیا گیا

(۵) اب مدار المہام صاحب نے قاضی (جج) بنکر سال گذشتہ کے فیصلہ کے برخلاف ملا صاحب کو مستوجب سزا قرار دیا اور یہہ حکم صادر کیا کہ ملا صاحب لنگسگور سے تبدیل اور دو سال تک ترقی سے محروم رہیں حالانکہ سال گذشتہ کا حکم جسمیں ملا صاحب کو باضابطہ بریت دیگئی تہی۔ اپیل یا نظر ثانی نہونیکے باعث سے قابل ترمیم نہیں ہوا تہا

(۶) رعایا کیطرف سے اہالیان پلیگ کے برخلاف ظلم و تعدی اور رشوت ستانی کی جو شکایتیں مدت سے پیش تہیں اُسکا یہ نتیجہ ہوا کہ مسٹر اسٹیونس ڈپٹی کمشنر پلیگ کے حق میں ابتدائے کام پلیگ سے تین سو روپیہ ماہوار اضافہ کی سفارش کی +

(۷) کہا جاتا ہی کہ نواب مدار المہام اور اُنکے مشیران باتدبیر کی یہہ سب کارروائی محض اس غرض سے ہی کہ رزیڈنٹ صاحب اُن سے خوش و خرم رہیں اور مدار المہامی کے انقلابات کو روکے رکہیں +

(۸) میرا جہانتک تجربہ ہی انگریز ایسی کچی خوشامدوں سے کبھی خوش نہیں ہوتے اور رعایا جسکے جان و مال کو پلیگ والونکی دستبرد سے ملا صاحب نے محفوظ رکہا تہا۔ مدار المہام کی نسبت اس معتقد پر انکی جو رائے ہوگی وہ محتاج بیان نہیں ہو سکتی اور سب سے زیادہ ملک میں یہہ خیال پھیل رہا ہی کہ اعلیحضرت جنہوں نے ملک کا سود و بہبود مدار المہام صاحب کو سپرد کر رکہا ہی جسپر یہہ سینگے کہ بیجرم و بیقصور انگریزوں کے مقابلہ میں گناہگار ٹہہرایا جاتا ہی۔ تو انکو دلیر مدار المہام صاحب کی قابلیت اور ایمانداری کی نسبت کیا خیال پیدا ہوگا تعجب کا مقام ہی کہ یہ لوگ ریاست کی خیر خواہی کے دعویدار ہو کر ریاست کے عہدہ داروں اور ریاست کی رعایا کو اسقدر حقیر سمجھیں۔ آخر یہہ معاملات کبتک چھپے رہینگے۔ یہی انگریز جو اسوقت حامی بنے ہوئے ہیں کام نکل جانے پر انکی ایمانداری کا تذکرہ انگریزی عہدہ دارون سے کرینگے جو ہر طرح مدار المہام

تازہ خبریں

نظر بقاعدہ مستقل کمشنر دی

مدراس میں جشن جیوبلی سلطان المعظم

مدراس سے ایک کرم فرما لکھتے ہیں:-

۳۱ اگست جمعہ کے دن مدراس کے مسلمانوں نے خلیفۃ المسلمین کی بست و پنجسالہ جیوبلی کے موقعہ پر جس طریق سے اظہار مسرت کیا اور دعائیں مانگیں۔ ویسا بہت کم دیگر حصص ہند میں ہوا ہوگا۔ ہزاروں اشتہارات کے ذریعہ خاص و عام کو اطلاع دیدی گئی تھی کہ ۳۱ اگست یوم جمعہ سالگرہ ہمایون اور پچیس سالہ جیوبلی کا جشن ہے۔ ہر مسلمان کو حسب مقدور اُسدن خوشی منانا چاہیئے۔ جمعہ کی صبح کو جناب حاجی محمد عبدالعزیز بادشاہ صاحب بہادر ملک التجار و سفیر سلطنت عالیہ کی جانب سے احاطہ مسجد والا جاہی میں پانچہزار غربا کو عمدہ کھانا کھلایا گیا۔ ترپلکھڑی کے چوک میں مسلمان تاجروں کیطرف سے دو ہزار غربا شکم سیر ہوئے۔ محلہ بڑی مٹ۔ متیال پیٹھہ۔ عیدگاہ وغیرہ وغیرہ میں بھی ہزاروں محتاج و مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ ہمارے خیال میں اس مبارک دن میں کوئی غریب مسلمان بھوکا نہ رہا۔ حالانکہ آجکل قحط کی بدولت مدراسی مفلسوں کے علاوہ اطراف سے بھی ہزاروں غربا آئے ہوئے ہیں +

سفیر کی عالیشان سہ منزلہ کوٹھی آٹھ دن پہلے سے آراستہ ہو رہی تھی مگر جمعہ کے دن اسکی بہار قابل دید اور ع اگر فردوس بر روئے زمین است الخ کی مصداق بن گئی۔ ہزاروں رنگارنگ قندیلوں اور جھاڑو فانوس سے عالم نور نظر آرہا تھا۔

تمام معززین و رؤسائے شہر کو سفیر کیطرف سے دعوتی کارڈ تقسیم ہوئے جس میں شب کے سات سے آٹھ بجے تک شریک محفل جشن ہونے کی دعوت تھی۔ جمعہ کی صبح سے مسلمانوں کی تمام محلوں میں روشنی کا انتظام شروع ہوگیا۔ اور ہر ایک جا دوکانوں اور گھروں کی آرائش شروع ہوئی۔ ٹھیک ۳ بجے بعد نماز جمعہ برسات شروع ہوگئی۔ اور موسلا دھار پانی برسنے لگا۔ عین برسات کیوقت سیکڑوں مشتاق دل بیتاب ہو رہے تھے کہ ہائے ہماری تیاری خراب ہوئی جاتی ہے۔ مگر فضال حقیقی کا کوئی کام مصلحت سے خالی نہیں۔ یہہ بھی خدا کی رحمت تھی جو اس مبارک دن میں نازل ہوئی۔ اور جس کے لئے تین مہینوں سے آنکھیں ترس رہی تھیں۔ خیر ۵ بجے برسات موقوف ہوئی۔ اگرچہ مطلع غلیظ رہا تاہم کسی کام میں رکاوٹ یا بے لطفی نہ ہوئی ۵ بجے سے ۷ بجے شام تک سفیر کے مکان میں معززین ہند و رؤسا و اہل شہر کی آمد و رفت شروع ہوئی اور سات بجے سے اہل اسلام آنے لگے۔ ہر ایک دعوتی سفیر صاحب کے حسن اخلاق اور تواضع سے نہایت محظوظ ہوا۔ ٹھیک آٹھ بجے سفیر مکرم اپنی کوٹھی سے برآمد ہو کر اس منڈپ میں تشریف لائے جو انہیں کے حویلی کے روبرو مسلمانان مدراس کیجانب سے اڈرس پیش کرنے کیلئے قائم ہوا تھا پہلے پہل اڈرس پیش کیا گیا۔ جسکے جواب میں سفیر صاحب نے کھڑے ہو کر موجودہ سلطان کے عہد حکومت کی برکات و فیوض اور اُن ترقیوں کا ذکر فرمایا جو آجکل ممالک عثمانیہ میں جاری ہیں۔ اسکے بعد مختلف حضرات نے قطعات تاریخ و مضامین وغیرہ پڑھے۔ ایک معزز ہندو نے بھی سفیر صاحب کے روبرو کھڑے ہو کر شستہ انگریزی میں اسپیچ دی۔ جسمیں جیوبلی کی مبارکباد اور عہد سلطانی کی ترقیوں کا ذکر تھا +

اسکے بعد سفیر صاحب اپنی حویلی کو واپس ہوئے مسجد والا جاہی کا وسیع احاطہ تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جسمیں ہر قوم کے لوگ شامل تھے۔ سفیر اپنی کوٹھی میں پہنچے ہی تھے کہ مدراس کے مختلف مقامات کے ڈپوٹیشنوں سے سابقہ پڑا۔ ہر جماعت مصر تھی کہ پہلے ہماری مسجد میں یا ہماری جلسہ میں تشریف لائیے سب سے پہلے مسلمان تاجران ترپلکھڑی چوک کی باری تھی جنہوں نے چوک کے احاطہ کو نہایت آراستہ کر کے فرش اور فرنیچر وغیرہ سے خوب ہی سجایا تھا اور روشنی کا بڑا ٹھاٹھ تھا۔ خلقت کا وہ ہجوم کہ خدا کی پناہ۔ ترپلکھڑی کے لوگ عبدالعزیز بادشاہ کو ہمیشہ دیکھا کرتے ہیں۔ مگر اس مبارک و دی اور پھندنے دار فس اور تمغۂ مجیدی میں خدا جانے کیا اثر تھا کہ لوگ سفیر کو ایک نظر دیکھنے کی آرزو کرتے تھے خبر بھی قریب پہنچتے ہی متعدد تاجروں نے بڑھکے لیا اور صدر مقام پر لاکے بٹھایا سفیر کے ہمراہ رکاب اُنکے دونوں بھائی بھی تھے۔ مولوی میر محمد عبدالوہاب صاحب نے ایک مختصر اسپیچ پڑھی جسکے بعد سفیر صاحب کو پھولوں کا ہار پہنایا گیا۔ یہاں سے رخصت ہو کر سفیر صاحب حافظ احمد خان کی مسجد اور رائے پیٹھہ کی مسجد میں تھوڑا تھوڑا عرصہ ٹھہرتے ہوئے محلہ بڑی مدہ کو گئے جہاں روشنی سے دن کا دھوکا ہوتا تھا اور بڑی آرائش تھی۔ یہاں کے تہنیت نامے اور تاریخی قطعات سُنکر سفیر صاحب اور مختلف مساجد سے ہوتے ہوئے متیال پیٹھہ کو گئے۔ یہاں زیادہ تر اُن مسلمان تاجروں کی آبادی ہے جو کلمبو اور ملیبار وغیرہ کی طرف سے بغرض تجارت آئے ہوئے ہیں اُن لوگوں نے اسقدر جوش اور مسرت کا اظہار کیا کہ سب حیران رہ گئے۔ پچاس ساٹھ لوگ مسجد سے دو سو قدم آگے بڑھکے کھڑے ہو گئے سفیر کی بگھی آتے ہی روک کر عرب ٹامل میں (کیونکہ اُنکو اُردو فارسی کچھہ نہیں آتی) مولود خوانی کرتے اور اپنی دانست میں نہایت خوش الحانی اور موثر طریق سے کچھہ پڑھتے پڑھاتے گیٹ تک آئے اور وہاں سفیر بگھی سے اُتر کر مسجد کے اندر داخل ہوئے۔ اس محلے میں ایرانی تجار کی بھی بہت بڑی آبادی ہے وہ بھی نہایت مسرت اور دلی جوش سے شریک جشن ہوئے اور اُنکی تمام حویلیوں پر بھی بے انتہا روشنی کی گئی تھی۔ اسی طرح اور تمام بڑی بڑی مسجدوں میں باری باری سے سفیر صاحب کو جانا پڑا جہاں بڑے تپاک اور نہایت اخلاص سے اُنکا استقبال کیا گیا دوسرے دن (غرہ ستمبر) تمام مسلمانان مدراس کیطرف سے سفیر کی معرفت قصر یلدز کو مبارکباد کا طولانی ٹیلیگرام بھیجا گیا۔ اڈرس جو بڑے اہتمام سے تیار اور نقرئی صندوق میں بند کیا گیا ہے غالباً آجکل میں روانہ کیا جائیگا +

جیوبلی کی تمام شب مدراس کے ہر مقام میں جہاں جہاں جلسہ ہوئے اور ہجوم خلائق رہا پولیس کا انتظام قابل تعریف تھا۔ عام مقامات پر سلطان المعظم کے ساتھہ علیا جناب جلالت مآب ملکہ معظمہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی گئی +

نُور محل ضلع جالندھر سے مولوی سید غلام محی الدین صاحب

تحریر فرماتے ہیں کہ حجاز ریلوے کے چندہ کی تحریک یہاں بھی ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہاں کے احباب اس چندہ میں تا بمقدور کوشش کرینگے۔ ہمارے مکرم مولوی محمد بخش صاحب وکیل روپڑ ضلع انبالہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ماہ اکتوبر کی جسقدر آمدنی اُنکو وکالت سے ہوگی وہ فی سبیل اللہ حجاز ریلوے کے لئے دینگے۔ ایک تنخواہ (صـ۳۵) انشاء اللہ تعالیٰ میں نذر کرونگا۔ چنانچہ اُس میں سے اگست ۱۹۰۰ء کی قسط ۸ ہے بذریعہ منی آرڈر بخدمت جناب میاں غلام نبی حبیب اللہ صاحبان سوداگر شال و رئیس امرتسر آج روانہ ہو چکے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنے عزیز اقارب سے بھی چندہ کرونگا۔ اور دور و نزدیک احباب کو بھی چٹھیاں لکھونگا۔ خداوند کریم سید صاحب کو جزائے خیر اور اُنکی ہمت میں برکت دے۔ اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس کار خیر میں جو حج سے بھی بڑھکر باعث ثواب ہے امداد دینیکی توفیق عطا فرمائے +

اخبار پائونیر کی رائے ہے

کہ عام طور پر جو لوگوں کی زبان زد ہو رہا ہے کہ امیر صاحب بے کل اختیارات ولیعہد سلطنت سردار حبیب اللہ خان کو دیکر آپ بالکل بے اختیار ہو بیٹھے ہیں۔ یہہ بالکل غلط ہے انہوں نے بتدریج اپنے بیٹے کو امور سلطنت میں شریک ضرور کیا مگر اس سے ہرگز انہیں کہ وہ خود بیکار ہو بیٹھے وہ بڑے مآل اندیش ہیں اور مشرقی تاریخ سے بخوبی واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ایشیائی ملکوں میں کل اختیارات سلطنت کا دفعتہً تفویض کرنا بالعموم والی ملک کے لئے ضرر رساں ہوا کرتا ہے بلکہ بسا اوقات اُسکی معزولی کا پیش خیمہ ہوا کرتا ہے۔ باوجودیکہ امراض متعددہ نے اُنکی صحت میں بہت کچھہ خلل ڈالا مگر انکی دماغی طاقت میں کوئی کسی طرح کا ضعف واقع نہوا اور باوجود ضعف جسمانی کے گورنمنٹ آف انڈیا سے جو خط و کتابت کی انہوں نے اپنی ہی قبضہ اقتدار میں رکھی اور چاہئے بھی یہی تھا کیونکہ وہ ایسے زبردست ڈپلومسٹ ہیں کہ کسی یورپین سلطنت سے بھی اگر انہیں سابقہ پڑتا تو وہ بیٹھے نہیں رہنے کے انہوں نے جو اپنی فوج کو موجودہ زمانہ کے مناسب بنانیکا ارادہ ظاہر کیا ہے اور اُسے زمانہ حال کی کل ترقیات سے وہ مستفید کرنا چاہتے ہیں یہ انکی کمال ہوشیاری کا ثبوت ہے کہ افغانستان جیسے شورہ پشت ملک میں ایسا امن قائم کر دیا کہ یورپین شخصیت کا بھی اثر نہ ہو سکا۔ اور وقت شناسی اور دور اندیشی کی دلیل ہے کہ انگریز دوست ہونے کے باوجود انگریزوں کو اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی +

مراسلات

مشاہیر اسلام کی سوانح عمریاں

عبدالحمید کاتب کا حال

عبدالحمید اپنی فصاحت و بلاغت۔ انشا و کتابت کے لئے وہی شہرت عربی زبان کے سحر پرداز دنیں رکھتا ہے۔ جو علامی بوالفضل فارسی کے انشا نگاروں میں۔ یا اس سے بھی بڑھکر۔ کیونکہ عبدالحمید کو موجد طرز خاص تسلیم کیا گیا ہے۔

عبدالحمید ابتدا میں مکتب پڑھایا کرتا تھا۔ لیکن آخر میں مروان بن محمد آخر ملوک بنی امیہ کا میر منشی بن گیا تھا۔ اس نے انشا کی اصلاح سالم مولیٰ ہشام بن عبدالملک سے لی تھی۔ علم اور ادب کا امام۔ اور خطوط و رسائل اور فرامین طرز خاص کا موجد تھا۔ طول و طویل خط لکھتا اور ہر فقرہ میں بلاغت و جدت کا ثبوت ہوتا۔ اسکے بعد جتنے انشا نگار ہوئے۔ سب نے اسکی طرز کو اختیار و پسند کیا۔ یہ پہلا شخص ہے۔ جسنے حمل کے متعلق خطوط میں التزام کیا تھا۔

ایک روز کسی افسر نے ایک حبشی غلام اسکے پاس ہدیہ میں بھیجا۔ چند احباب بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا۔ کہ ایک مختصر خط میں اسکی رسید لکھو۔ جس سے بھیجنے والے کی مذمت بھی نکلے۔ عبدالحمید نے قلم اوٹھا کر لکھدیا۔ کہ اگر دنیا میں سیاہ رنگ سے بدتر کوئی رنگ۔ اور ایک سے کمتر کوئی عدد ہوتا۔ تو میں بھی ہدیہ پیش کرتا۔" ایک شخص آیا اور اسنے کسی کے نام سفارشی خط چاہا۔ عبدالحمید نے اوسکے ہاتھ پر لکھ دیا۔" اسنے آپکو امیدگاہ۔ اور مجھے شفاعت خواہ سمجھا۔ میں اپنا کام کئے دیتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ بھی اسکے خیال کو سچا ثابت کریں گے۔" عبدالحمید کہا کرتا تھا۔ بہترین انشا وہ ہے۔" جسکے الفاظ مردانہ اور معانی معشوقانہ ہوں۔" کہا کرتا۔" قلم وہ شجر ہے۔ جسے الفاظ کے پھل لگتے ہیں اور فکر وہ بحر ہے۔ جس سے دُرِ حکمت نکلتی ہیں۔

عبدالحمید نے صرف ایک ہی گھوڑا اپنی سواری میں رکھ چھوڑا تھا۔ اور ہمیشہ اسی پر سوار ہوکر آتا تھا۔ مروان نے اسکی وجہ پوچھی۔ کہا۔ تھاتا کم ہے۔ اور لمبا زمانہ کٹا چکا ہے۔" پوچھا رفتار کا کیا حال ہے کہا۔ صرف چابک اسکا ہمرکاب ہوتا ہے۔ اور صرف جائے مقصود اس سے آگے۔ جب کبھی مینے اسے چابک لگایا۔ تو اسپر ظلم کیا ہے۔

جب مروان کو بنو عباس کی متواتر فتوحات سے یقین ہوگیا۔ کہ سلطنت نہ رہیگی۔ تو عبدالحمید کو کہا بہتر ہے کہ تم ظاہراً باغی بنکر دشمن سے جاملو۔ تمہارے فضل و کمال کی کسے حاجت نہیں۔ وہ جلد تمپر بھروسہ کرینگے پھر اگر تم مجھے کسی طرح کا نفع پہنچا سکوگے۔ تو بہت خوب ہوگا۔ ورنہ تمہاری عزت و آبرو تو بہرحال بنی رہیگی اور یہ بھی میرے لئے کچھ کم اطمینان کا موجب نہ ہوگا۔ عبدالحمید نے کہا۔ کہ میں حضور کے ارشاد کو سمجھا میرے لئے اسکے دونوں پہلو خراب ہیں۔ اور حضور کے لئے دونو صورتیں اچھی۔ میں بجز صبر اور کیا کرسکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یا آپکو فتح دے اور مجھے کامران بنائے۔ یا حضور کے ساتھ میرا بھی فیصلہ چکائے۔

پھر یہ شعر پڑھا ؎

امرّ و فاءً ثم اظہر عذرہ ۔ فمن لی بعذر یوسع الناس ظاہرہ

چند روز کے بعد مروان پکڑا گیا اور قتل ہوا۔ تو عبدالحمید بھاگ گیا۔ ایک گانوں پہنچا۔ اسکا نام پوچھا۔ تو معلوم ہوا بوصیر۔ عبدالحمید الی اللہ المصیر پڑھکر ٹھہر گیا۔ وہیں اسکا دوست ابن المقفع تھا۔ اسکے پاس جا ٹھہرا۔ سوار تعاقب میں تھے۔ وہ سراغ لیتے ہوئے۔ اسی بکرہ میں پہنچے۔ جہاں دونوں احباب بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے پوچھا۔ تم میں سے عبدالحمید کون ہے یکبارگی دونو کے منہ سے آواز آئی۔ میں۔ ابن المقفع نے میں کہنے میں اسلئے جلدی کی کہ اسکی نوبت خود جھیل لوں۔ اور عبدالحمید تے اسلئے۔ کہ میری مصیبت کا نشانہ میرا دوست نہ بن جائے سوار حیران تھے۔ کہ کسے گرفتار کریں۔ عبدالحمید نے کہا۔ کہ تمکو حلیہ بھی بتلایا گیا ہوگا۔ دیکھو میرے حلیہ میں یہ اور یہ علامات پائی جاتی ہیں۔ جو تمکو ضرور بتلائی گئی ہونگی۔ اور یہ ایسے نشانات ہیں جو دوسرے شخص میں ہرگز نہ پائے جائینگے۔

سواروں نے غور اور تامل کے بعد اسی کو گرفتار کرلیا۔ سفاح عباسی کے سامنے اسے حاضر کیا گیا۔ اسنے عبدالجبار کو توال کو سپرد کردیا۔ اس سنگدل۔ گرگ طبع نے جس بری طرح پر اسکی جان لی ہے اس سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ طشت میں آگ بھر کر اسکے سر پر رکھدیا جاتا۔ آگ بجھ جاتی۔ تو اور ڈال دیتے۔ دماغ ہنڈیا کیطرح پکا۔ اور اس متقل مزاج کاتب بلیغ نے تلخ موت کا ذائقہ کشادہ پیشانی سے چکھا۔ یہ واقعہ ذالحج ۱۳۲ھ ہجری کا ہے۔ شروع میں عبدالحمید کو ابوالفضل بتلایا گیا تھا۔ سو تلخ انجامی اور جوانمردی میں بھی دونو کے اندر وہ تشبیہ موجود ہے۔

فاضل اڈیٹر وکیل نے میرے مطالعہ کے لئے الہلال کے چند پرچے ارسال فرمائے ہیں۔ نومبر کے پرچہ میں عبدالحمید کی وصیت درج ہے۔ جو اسنے اہلکاران دربار کے نام لکھی تھی۔ ذیل میں اسکا ترجمہ لکھا جاتا ہے۔ یہ آج سے ایکہزار یا گیارہ صدی پیشتر کے خیالات ہیں انکے مقابلہ میں چیٹر فیلڈ وغیرہ کے خیالات کا موازنہ کرنا چاہئے۔

اے اہلقلم۔ خدا تمہیں آفات سے بچائے۔ توفیق خیر دے۔ اور راہ ہدایت دکھلائے۔ یاد رکھو کہ انبیاء اور ملوک کے بعد نسل انسانی کی چند صنفیں ہیں (گو بلحاظ نوع وہ سب ایک ہیں) ہر ایک صنف کے اسباب معاش جدا ہیں۔ اور ابواب رزق جدا۔ خدا نے تمکو اہل قلم۔ اہل ادب و اہل علم بنایا۔ اور بہترین صنف میں ٹھہرایا ہے۔ محاسن سلطنت کا انتظام اور امور سیاست کا قیام تم لوگوں پر ہی منحصر ہے۔ تمہارا نیک رویہ سلطنت کو مخلوق کی بہبود کا ذریعہ بناتا۔ اور آبادی ملک کا سبب بنتا ہے۔ ملک اور ملک کا تمہارے بغیر چارہ نہیں۔ تم ارکان سلطنت کے لئے۔ ان کے سننے والے کان۔ دیکھنے والی آنکھیں۔ بولنے والی زبان۔ اور کام کرنیوالے ہاتھ ہو۔ خدا تمہاری اس برتری

تیس برس کے بعد سہاگن پھر سے صحت ہوئی

مقام فرخ کمپ کے ساکن شرجان ایس ہالوی لکھتے ہیں۔ مجھے تیس برس سے اسہال پیچش سے سخت تکلیف رہی اور یہ خیال کر بیٹھا کہ اب مرض لاعلاج ہوگیا ہے یعنے بے اندازہ روپیہ اور وقت دواداروپر صرف کیا۔ اور بیحد تکلیف و ٹھائی۔ آخر تھکا اور مایوس ہوکر سب کچھ چھوڑ دیا۔ میں ایسا کمزور ہوگیا کہ کوئی کام حتی کہ سفر تک نہ کرسکتا تھا جس اتفاق سے مجھے چیمبرلین کی دوائی توجہ دہندہ اسہال Chamberlains Colic Cholera & Diarrhoea Remedy کی ایک بوتل مل گئی۔ اور اس دوائی کی چند بوتلیں استعمال کرنے سے مجھے کلی صحت ہوگئی۔ میں اس دوائی کا سقدر مشکور ہوں کہ میری دعا ہے کہ جن لوگوں کو میری طرح شکایت ہے۔ یہ دوا انکو ضرور دستیاب ہوجایا کرے۔

یہ دوائی شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

چیمبرلین کی مرہم

Chamberlains Pain Balm.

کو اگر چاقو وغیرہ کے زخم۔ آگ یا گرم پانی سے جلے ہوئے مقام یا کسیطرح کے گہاؤ یا چوٹ پر لگایا جائے تو درد کو فوراً تسکین ہوجائیگی۔ اور زخم کو بھی اور سب دواؤں کی نسبت بہت جلد اچھا کردیگی۔ اور اگر زخم نہایت ہی شدید نہ ہو اسکی استعمال سے جلد پر کوئی داغ بھی باقی نہیں رہیگا۔ اس مرہم سے نقرس موچ۔ آماس اور دیگر لنگڑاپن کو بھی آرام ہوجائیگا۔

یہ دوائی شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

کو جو تمہیں دیگر اصناف پر ہے قائم رکھے۔ اور جس دسترخوان پر تمہیں بٹھایا گیا ہے۔ اس سے دانستہ یاب ہونے کی توفیق دے۔ میں اس تحریر میں اُن صفات کا ذکر کرونگا جسکی ضرورت تمکو خود اپنے لئے بھی ہے۔ اور اپنے آقا کا بھروسہ حاصل کرنے کے لئے بھی۔

اہلکار کے لئے ضرور ہے۔ کہ بردباری کی جگہ حلیم اور جزورسی کے موقع پر فہیم ہو۔ جہاں آگے بڑھنا چاہیئے۔ بڑھ جائے۔ اور جہاں ہٹنا چاہیئے ہٹ جائے۔ فسق و فجور کا دشمن اور عدل و انصاف سے مزین ہو۔ راز کا بہت چھپانیوالا۔ اور سختیوں میں پورا اُترنے والا ہو۔ ہر امر و ہر طریق کی مناسبات کا شناسا ہو۔ فنونِ علم میں سے ہر فن میں کمال رکھتا ہو۔ اور اگر کمال نہ ہو۔ تو بقدرِ ضرورت ہر ایک میں اُسے دخل تو ضرور ہو۔ وہ اپنی صائب رائی اور وسیع تجربہ کاری سے ہونے والی صورتوں کو ہونے سے پہلے۔ اور معاملات کے انجام کو خاتمہ سے پیشتر معلوم کر سکتا۔ اور ہر ایک کے لئے تدبیر نکال سکتا ہو۔

ہاں اے قلم ضوف آداب کے میدان میں آگے بڑھنے کے لئے نکلو۔ اور نفقہ فی الدارین حاصل کرو۔ پہلے قرآن مجید اور فرائض سیکھنے چاہئیں۔ اور پھر عربیت۔ (کیونکہ زباندانی کا معیار یہی ہے) خوش خطی ضروری چیز ہے۔ اور تحریر کا زیور بھی ہے۔ تحریر میں اشعار کا استعمال۔ اور عرب و عجم کے واقعات تاریخیہ کے حوالہ۔ اور عادات و خصائل اہل ملک سے استدلال بھی ضروری ہے۔ اور اسی سے ہمت بلند کا پتہ چلتا ہے۔ دیکھنا علم حساب سے بیخبر نہ رہنا۔ محاصل و مخارج کی جان بھی علم ہے۔ طمع کسی بڑی چیز کی ہو۔ یا چھوٹی کی۔ بالکل چھوڑ دینی چاہیئے۔ اسی سے افسر بگڑتے۔ اور ذلیل ہوا کرتے ہیں۔ تمہیں لازم ہے کہ اپنے پیشہ کو کمینہ پن سے بچاؤ۔ اور اپنے آپکو غیبت۔ چغلی۔ دوستی سے پاک و صاف رکھو۔ تکبر جیسی بری راہ سے قطعاً پرہیز چاہیئے۔ اِن سے عداوت تو ضرور ہو جاتی ہے۔ اور محبت کبھی بھی نہیں۔ اہل قلم کے ساتھ للّٰہی محبت رکھو۔ اور جو کچھ اہل فضل و کمال کو شایاں ہے اُسکے لئے باہمی نصیحت کرتے رہو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص گردش زمانہ میں آجائے تو اُسکے ساتھ نرمی و محبت اور سلوک سے دریغ نہ کرو۔ اور اگر کسی کو پیرانہ سالی و ضعف قوی نے ملنے چلنے سے معذور کر دیا ہو۔ تو خود جا کر اُس سے ملتے رہو۔ اور اہم معاملات میں اُس سے مشورہ لیتے رہو۔ اور اس کے وسعتِ معلومات و تجربہ سے فائدہ اٹھانے میں پس و پیش نہ کرو۔ اور اپنے آقا کے ساتھ اُسکے فرزند و برادر سے بڑھکر سلوک کر کے دکھلاؤ۔ اگر کسی کام سے نیک نامی اور خوبصورتی نکلتی ہو۔ تو اُسے آقا سے منسوب کرو۔ اور جس سے نقص یا ذمت نکلے۔ اُسے دیگر اسباب سے۔ اگر آقا کی حالت میں تغیر آجائے تو اُسوقت تمکو لغزش و زلت سے بچنا چاہیئے۔ اور اُسکا ساتھ دینے میں غم و اندوہ نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اوروں کی بہ نسبت تم بدنام بھی جلد ہو سکتے ہو۔

(میں اسی بات کو پھر دلنشین کرنا چاہتا ہوں) کہ جو تمہاری ضروریات کا متکفل رہا۔ اور ہمیشہ تمہاری تربیت کا اُسنے خیال رکھا۔ تو اُسکے ساتھ تنگی و ترشی۔ ناکامی و بدبختی میں بھی اسیطرح رہنا چاہیئے جسطرح نعمت و دولت۔ ترفہ و احسان کی حالت میں تھی۔ یہ خصلت بہت بڑھکر ہے۔ خدا جسکے نصیب کردے۔

جب کوئی شخص تمہارا مخالف ہو جائے۔ یا رعایا کا بڑا معاملہ آپڑے۔ اُسوقت اپنے دل کو خدائے عزّوجلّ کیطرف لگا کر مراقبہ کرنا چاہیئے۔ اور اُسکی طاعت کو اپنے نفس پر حاکم کر لینا۔

اہلکار کو لازم ہے۔ کہ ضعیف کا رفیق ہو۔ اور مظلوم کو انصاف دے۔ یاد رکھو۔ کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے۔ اور وہی شخص خدا کو زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ جو اُسکے کنبہ پر زیادہ مہربان ہے۔ لازم ہے کہ حکومت عدل کے ساتھ کرے۔ اشراف کی عزّت کرتا رہے۔ آبادی ملک اور آمدنی سلطنت کی ترقی میں کوشاں ہو۔ رعایا کے ساتھ محبت رکھو۔ اور جس جس چیز سے انھیں تکلیف ہوتی ہو۔ اُسکا دشمن رہے۔ ملاقات کے وقت بردباری اور تواضع کا اظہار کرے۔ حقوقِ سلطنت کی پورا کرنے اور محاصل کی تشخیص میں نرمی برتاؤ کرے۔ جب کسی نئے شخص کے تعلقات تمہارے ساتھ شروع ہوں تو اُسکی عادت پر خوب غور و پرداخت کرو۔ پسندیدہ عادات میں ساتھ دو۔ ناپسندیدہ کو بہترین تدابیر سے درست بناؤ۔ اُس چابک سوار کو دیکھو۔ جسکا کام گھوڑے کو سیدھا نا ہے۔ کہ وہ سب سے پہلے اسکی مزاج سے واقفیت حاصل کریگا۔ اگر گھوڑا لات چلانیوالا ہے تو سوار ہوتے ہوئے اُسکے چابک نہیں لگاتا۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہونیوالا ہے تو اُسے روکے رکھتا ہے۔ اور جب دیکھتا ہے کہ نہیں رُکتا۔ تو زیر بند لگا دیتا ہے۔ اگر گھوڑا سرکش ہوتا ہے تو بہ نرمی و آہستگی اسکی طبیعت پر چھوڑ کر سیدھا کر لیتا ہے۔ اور جب خوگر ہونے لگا۔ تو پورا سیدھا لیتا ہے۔ اِس مثال میں اس شخص کے لئے جسنے بنی آدم پر سیاست کرنی ہو بہت سے دلائل ہیں۔ بلکہ مدبّر کا کام اُس سے بھی زیادہ نازک ہے۔ کیونکہ چابک سوار کا تعلق ایک حیوان سے ہے۔ جسے فہم خطاب و معرفت صواب۔ اور قدرت جواب حاصل نہیں (اور جو تھوڑی سے سمجھ ہے بھی وہ بھی محدود) برخلاف مدبر کے جسکا تعلق اپنے ہی جیسے بنی نوع سے پڑتا ہے۔ پس ضرور ہے۔ کہ نرمی کے ساتھ غور کرے۔ اور کامل فکر و روئت کے بعد حکم دے۔

تم اُن لوگوں کے ساتھ جنکا سابقہ تم سے پڑتا ہے۔ صلح جوئی و من خواہی سے چلو۔ اور حلم و برداشت رکھو۔ سب تمہارے موافق ہو جائیں گے اور برادرانہ محبت و شفقت قائم ہو جائے گی۔

یہ بھی یاد رکھو۔ کہ مکان۔ لباس۔ سواری۔ خورد و نوش۔ نوکر چاکر۔ سلاحات وغیرہ میں ضرورت اور آسایش سے بڑھکر تجاوز نہ کرو۔ کیونکہ خواہ تم کیسے ہی اعلیٰ عہدہ پر ہو۔ تاہم ایک خادم ہو۔ جس کی تقصیر خدمت قابل معافی نہیں ہے۔ یا ایک محافظ ہو۔ جسے ضائع کرنیکا کوئی اختیار نہیں۔ میانہ روی کو اپنی پرہیزگاری کا معین بناؤ۔ اور فقرہ بالا پر اچھی طرح سے کاربند رہو۔ میں تم کو بیہودہ آرائش پسندی کی بُری انجام۔ اور اسراف کے خوفناک خاتمہ سے ڈرانا چاہتا ہوں۔ ان دونوں کا لازمی نتیجہ فقر و ذلت ہے۔ جو شخص انکو پسند کرتے ہیں۔ یہ انہی کو خوار و نگونسار بناتے ہیں۔

معاملات کی حالت یہ ہے کہ اُنمیں بدلتے جلتے ہوا کرتے ہیں۔ اسلئے پچھلے تجربہ کے سامنے آئے ہوئے معاملہ میں کام لینا چاہیئے۔ اور تدبیر کا وہ راہ اختیار کرنا چاہیئے۔ جسپر واضح اور سچی دلیل قائم ہو سکے۔ نیز جو انجام بخیر ہو۔

یاد رکھو۔ کہ تدبیر کے ساتھ ایک آفت بھی لگی ہوئی ہے۔ یعنی مدبر کی مصروفیت! جسکی وجہ سے وہ اپنے علم و تجربہ سے کام نہ لے سکے۔ پس شایان یہ ہے کہ اپنی جگہ بیٹھکر بولنے سے پہلے پورا غور کرے۔ اور سوال و جواب میں مختصر و پر معنی الفاظ استعمال کرے۔ اور دلیل کے ہر ایک پہلو پر نظر دوڑالے۔ اِس طریق سے کام اچھا بھی ہوگا۔ اور زیادہ مصروفیت سے آرام بھی ملے گا۔ مہندا

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا عالم ہر دلعزیز ہے اس دوائی کے راحت بخش اوصاف اسکی دائقہ کی عمدگی اور سریع و یقینی مدی تاثیر نے اسکی دنیا کی ہر حصہ میں لوگوں کا ہر دلعزیز بنا دیا ہے۔ خاصکر مائیں اپنے شیر خوار اور کم عمر بچوں کو زکام معمولی و کالی کھانسی کیلئے بڑی شوق سے دیتی ہیں۔ کیونکہ اس سے فوری آرام ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ اسمیں افیون یا کوئی اور مضر بوٹی نہیں ہے جوانوں کی طرح بچوں کو بھی بلا تامل کھلانے میں کوئی حرج نہیں۔

Chamberlains Cough Remedy

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار سے مل سکتی ہے

مصنوعی دانت۔ ہماری کارخانہ میں خالص تیار کے ولایتی دانت خوبصورت اور جو کہ منہ میں لگانے سے مثل قدرتی دانتوں کے دکھائی دیتے ہیں بلکہ جنسی قریباً ہر ایک چیز کھائی اور چبائی جا سکتی ہے۔ لگانیسے لگائے جاتے ہیں اور قیمت بھی بہ نسبت انگریزوں کے بہت کم رکھی ہے۔ ہمارے پاس بطور شہادت ہزار ہا سرٹیفکیٹ یورپین و دیسی افسران و ہوکاران کے موجود ہیں۔ **مصنوعی آنکھ** ساخت امریکہ۔ آنکھہ مصنوعی جو شیشہ گلاس بنی ہوئی ایک چشم کی قدرتی عیب کے چھپانے کے لئے عمدہ چیز ہے مثل اصلی آنکھہ کے تبدیل ہر رنگ کی سرخ ڈوری پڑی ہوئی ہیں بغیر تکلیف حلقہ چشم کے اندر بٹھائے جاتی ہے بمشکل تمیز ہوتی ہے یہ آنکھہ قدرتی ہے یا مصنوعی۔ **نوٹ** زنانہ دانت و آنکھہ عورت لگاتی ہے۔ بیرونجات

المشتہر ڈاکٹر جلال الدین محمد

ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ کی توفیق و امداد کا بھی ملتجی رہے۔ کہ اسے ایسی غلطی میں جسکا ضرر دینی و عقلی و اخلاقی ہو۔ جا پڑنے سے محفوظ رکھے۔ کسی شخص کو لائق و کارکن دیکھ کر۔ تم ایسا نہ خیال کرو۔ کہ یہ صرف اپنی چالاکی و تدبیر سے ایسا ہو گیا ہے۔ ایسا خیال کرنا تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کی تعرض کرنا ہے اور بمنزلہ سر مرکے ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے نفس پر ہی چھوڑ دے۔ جو ہرگز کافی نہیں ہے۔ یہ بھی نہ چاہیئے کہ تم اپنے آپکو دیگر شریک الخدمت اہلکاروں سے علم و تجربہ میں بڑھکر سمجھتے رہو اور دلمیں کہا کرو۔ کہ شطرنج تدبیر کا کھلاڑی ہماری برابر کوئی بھی نہیں۔ دو شخصوں میں زیادہ تر عاقل وہ ہے جو غرور کو پس پشت ڈالکر اپنے رفیق کی طریق و تدبیر کو بہتر سمجھتا ہو۔ اور دونوں کو لازم یہ ہے کہ نعمت ہائے ربانی کو فضل کا شناسا ہو۔ مگر نہ اپنی رائے پر اترائے اور نہ اپنے آپکو بڑا ٹھہرائے۔ اور نہ اپنے بھائی۔ یا صاحب یا شریک الخدمت کو حقیر سمجھے۔

میں اپنی تحریر کو حمد الٰہی پر جو سب پر فرض ہے ختم کرتا ہوں۔ کون ہے جسے عظمت الٰہی کے سامنے تواضع۔ اور عزت الٰہی کے سامنے ذلت اختیار کرنی نہ چاہیئے۔ یا اپنے دل و زبان کو ذکر نعمتہار ربانی میں تر زبان نہ رکھنا۔

(راقم قاضی محمد سلیمان۔ از برنالہ۔

سر سید میموریل فنڈ

جناب ایڈیٹر صاحب۔ اگر آپ حسب خواہش شیخ عبد العزیز صاحب اسسٹنٹ ہاسپٹل جناب سکرٹری صاحب سر سید میموریل فنڈ دام الطافکم۔ بعد سلام مسنون واضح ہو کہ عرضہ دار سے اس عاجز کے دلمیں خیال تھا۔ کہ میں کچھ نہ کچھ چندہ سر سید مرحوم کی یادگار میں دوں۔ بشکر اللہ کہ اس عاجز کی آرزو اب پوری ہوئی یعنے مجھے دو زبانیں چن ہلز اور کچین کے پاس کرنیکے صلہ میں فی زبان دو سو روپیہ یعنے کل چار سو روپیہ بطور انعام ملا۔ انمیں سے خفیف و قلیل سی رقم جو فی الحقیقت بڑے بڑے چندہ والوں کے آگے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی یعنے خدمت عالی میں فنڈ مذکور کے لئے مبلغ پچاس روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ اسے مہربانی سے قبول فرما کر باقاعدہ رسید سے مطلع فرمائیں گے۔ اور میں ایک انڈینیز سے بھلا ہندوستانی ہوں۔ کہ ان زبانوں کو بفضل خدا پاس کیا ہے۔ چونکہ برہما ملک میں بہت سی سرحدی زبانوں کے پاس کرنے کے لئے وسیع میدان کھلا پڑا ہے۔ اسلئے میری ناقص خیال میں برہما کے ہاسپٹل اسسٹنٹ خصوصاً مسلمان جنہیں سر سید مرحوم و مغفور القوم کے کاموں سے دلچسپی ہے اور قومی ترقی کا خیال مدنظر ہے۔ اگر مختلف سرحدی زبانیں۔ جنکو برہما میں پاس کرنیکا حکم ہے ضرور بالضرور پاس کریں۔ اور ندنہام سے کچھ رقم بطور خیرات ہم خرما و ہم ثواب کا خیال مدنظر کر کے فنڈ مذکورہ بالا میں نہیں تو ایک معقول رقم برہما کے ہاسپٹل اسسٹنٹوں کی سر سید مرحوم کی یادگار میں جمع ہو جاویگی۔ چونکہ پیسہ اخبار وکیل امرتسر پنجاب اخبار و سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور۔ اسلامی پرچے ہند سے برہما میں آتے ہیں اور بہت سے ہاسپٹل اسسٹنٹ بھی اونکے خریدار ہونگے اسلئے اگر آپ مناسب جانیں تو میری مذکورہ بالا ناقص رائے کو بخیال تحریک شائع کرا دیں۔ الراقم شیخ عبد العزیز ہاسپٹل اسسٹنٹ ہوشیار پوری۔ حال وارد ملک برہما

جشن جوبلی میسور

بتقریب جشن جلوس بست و پنجم اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسلمین ادام اللہ دولتہ۔ ہمارے شہر میسور میں بڑا جشن ہوا۔ ۱۔ ممبران دارالاخبار کی کوشش سے تمام مسلمانوں کو خوشخبری پہونچ چکی تھی کہ آج مبارک جشن جلوس بست و پنجم کا دن ہے۔ تمام مسجدوں میں نماز جمعہ بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ اور بعد نماز جمعہ حضرت خلافت پناہ کی ازدیاد عمر و دولت کے لئے بخشوع و خضوع تمام دعا کی گئی۔ ۲۔ شب کو بازار میں بڑی روشنی ہوئی اور تمام مسجدوں میں عمدہ روشنی کیگئی اور مجالس میلاد و وعظ ہوتی رہیں ۳۔ مسجد میمنان میں مولوی میر محمد حسین صاحب نے وعظ فرمایا اور خلافت اسلامیہ اور اسکا تعلق جوامل اسلام سے ہے اور حضرت سلطان المعظم کے عہد مبارک میں جو جو ترقیاں معہ انکے مختصر سوانح عمری کے پر اثر طور سے بیان فرمایا۔ ۴۔ ممبران دارالاخبار نے ایک خاص جلسہ ترتیب دیا جسمیں قصائد مدحیہ پڑھے گئے باتفاق ممبران ایک تہنیت نامہ سفیر روم کے نزدیک بھیجنا قرار دیا۔ (نامہ نگار از میسور)

۳۱۔ اگست کو بروز جمعہ میل و شارم میں اراکین انجمن شوکت الاسلام کیطرف سے سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے جشن جوبلی کی خوشی نہایت خلوص و عقیدت سے منائی گئی شہر کے تمام محلوں و بازاروں میں روشنی کا ٹھاٹھ اور تماشائیوں کا ہجوم قابل دید تھا جو اس شہر میں آجتک کبھی نہ دیکھا گیا تھا۔ اہالی انجمن مذکور نے ہزارہا غربا و مساکین کو کھانا کھلوایا۔ اور مولنا مولوی حضرت حاجی عبد المجید صاحب مدظلہ دیلوری نے بہت ہی فصاحت اور بلاغت سے وعظ فرمائی۔ اس مبارک خوشی کی شان و شوکت کا نظارہ دیکھنے کے لئے دور دور سے بہت سے لوگ آئے تھے۔ اختتام وعظ کے بعد سلطان المعظم کے درازی عمر اور ترقی دولت کے لئے دعا مانگی گئی۔ حاضرین نے بڑی جوش عقیدت سے باواز بلند آمین کہی۔ بعد شیرینی تقسیم کرنے کے جلسہ برخاست ہوا۔

(راقم عبد القادر و عبد الوہاب اراکین انجمن شوکت الاسلام میل و شارم)

نارتھ ویسٹرن ریلوی

اطلاع

تیسری درجہ کے مسافران کی بذریعہ ڈاک اڑتیس پیسنجر ٹرین کی نارتھ ویسٹرن ریلوی پر روانگی" یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء سے تیسری درجہ کے مسافر جو ایک سو میل سے کم فاصلہ کے لئے سفر کر رہے ہوں نارتھ ویسٹرن ریلوی بڑ ڈاک اور تیز پیسنجر گاڑی میں سفر نہ کر سکیں گے۔ یعنے لالہ موسی و سہارنپور کے درمیان نمبر ۴ ڈون اور نمبر ۵۔ آپ ڈاک گاڑی میں۔ دہلی اور لالہ موسی کے درمیان نمبر ۳۔ آپ پیسنجر گاڑی میں۔ لاہور اور دہلی کے درمیان نمبر ۶ ڈون پیسنجر گاڑی اور نمبر ۷۔ آپ اور نمبر ۸ ڈون کراچی میل میں کوٹری اور کراچی کے درمیان۔

ریل کی شاخوں سے روانگی کے موقعہ پر ایک سو میل کی حد سفر کی اس حصہ سے متعلق ہوگی جو مین لائن پر کیا جائے۔ بستثنیات ذیل

(۱) مسافر جو سندھ ساگر ریلوی کو جاتے ہوں نمبر ۳۔ آپ پیسنجر میں روانہ ہو سکیں گے۔

(۲) مسافر جو شاخ جموں کو جاتے ہوں نمبر ۳۔ آپ پیسنجر اور نمبر ۴ ڈون میل میں جا سکیں گے۔

(۳) مسافر جو وزیر آباد کہانیوال ریلوے کو جا رہے ہوں وہ نمبر ۳۔ آپ پیسنجر میں اور لالہ موسی کے پر ی نمبر ۴ ڈون میل میں جا سکیں گے۔ اور جو اس لائن سے نمبر ۱۵۔ آپ میں آئیں وہ وزیر آباد سے نمبر ۳۔ آپ پیسنجر میں روانہ ہو سکیں گے۔

(۴) مسافر جو شاخ پٹھانکوٹ سے نمبر ۱۱۔ آپ اور نمبر ۲۱۔ آپ مکسڈ ٹرین میں آئیں وہ امرتسر سے نمبر ۳۔ آپ پیسنجر اور نمبر ۴ ڈون میل میں بترتیب روانہ ہو سکیں گے۔

(۵) مسافر جو راجپورہ بٹھنڈا ریلوی سے نمبر ۹۶ ڈون لوکل میں پہونچیں وہ راجپورہ جنکشن (مقام اتصال) سے اور جو اس لائن کو جا رہے ہوں وہ نمبر ۳۔ آپ اور نمبر ۶ ڈون پیسنجر ٹرین میں جا سکتے ہیں۔

(۶) مسافر جو کوٹری ڈوڈھری ریلوے کو جا رہے ہوں وہ نمبر ۷۔ آپ میں۔ اور جو ادھر سے آ رہے ہوں وہ کوٹری سے نمبر ۸ ڈون میل گاڑی میں روانہ ہو سکیں گے۔

فارن ریلویز (غیر ریلوں) سے یا انکو روانگی کی موقعہ پر ایک سو میل کی حد فاصلہ مشترک فاصلہ پر عائد ہوگی۔ یعنی مقام روانگی سے منزل مقصود تک کل فاصلہ محسوب کیا جائیگا۔ مگر اس فقرہ سے پنجاب میل میں ایسٹ انڈین ریلوے کو جانے آنے والوں پر جو دو سو میل کی فاصلہ کی حد ہے وہ منسوخ نہیں ہوتی۔ ملاحظہ ہو فقرہ ۵۶۔ کتاب نارتھ ویسٹرن ریلوے کو چنگ ٹیرف۔ اور نہ ہی آدوہ۔ روہیل کھنڈ ریلوے کی ڈاک گاڑیوں میں یہاں سے جانے آنیوالوں پر ایک سو نوے میل کی شرط فاصلہ منسوخ ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو فقرہ ۵۸ ٹیرف مذکور۔

جو لوگ اول و دوم درجہ کے مسافروں کے ہمراہ کاٹے اک یا تیز مسافر گاڑی میں سفر کر رہے ہوں تیسرا بالا انسے متعلق نہیں ہیں

دفتر صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ لاہور مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۶ء

سی۔ ایل۔ لک کو صاحب قائمقام ٹریفک سپرنٹنڈنٹ

جن صاحب۔ کو میرہ خالص کی ضرورت ہو۔ پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

قیمت فی ماشہ صرف پانچ روپیہ ۵/

دی تبت ٹریڈنگ کمپنی جموں ریاست کشمیر۔

جلسہ جشن سلور جیوبلی علیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ سلطنتہ کا آباد دکن میں

مجھکو اہالی حیدرآباد کو مسلمانوں پر بہت افسوس تعلق تھا کہ تمام دنیا کے مسلمان نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ وزاد اللہ عمرہ واقبالہ کی سلور جیوبلی میں بہت نہیں تو تھوڑی سہی خوشیاں منادیں۔ مگر حیدرآباد کے مسلمان جو کہ خدا کے فضل سے ہندوستان کے اکثر جگہونسے سربرآوردہ کہے جاسکتے ہیں۔ خوابِ خرگوش میں مبتلا رہیں۔ گویا انکو دنیا وما فیہا سے خبر ہی نہیں یہانتک کہ چھ دن بھی تاریخ جیوبلی سے ٹل گئے اور حیدرآباد کے مسلمان گہری نیند میں سوتے رہے۔ آخر چھٹی ستمبر کو شیخ داؤد احمد صاحب گنگوہی تاجر پتھر گھٹی کی (خدا انکی عمر میں برکت کرے اور اسیطرح انکو نیک کاموں کی طرف راغب ومستعد رکھے) پرزور تحریک سے تاجران پتھر گھٹی کیطرف سے اوس تاریخ کی شب کو سات بجے مولوی خیر الدین صاحب کے مکان پر جشن کے جلسہ کی ہڑی مولوی شیخ داؤد صاحب کیطرف سے جلسہ جشن مبارک کی اطلاع کی گئی۔ مگر افسوس کہ مجھکو اطلاع عین وقت جلسہ کے پہنچی جسکے سبب سے میں جلسہ میں کچھ عرض نہ کرسکا جسکا مجھکو مدتوں افسوس رہیگا اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے حبیب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ دن دکھائے کہ حضرت خلیفۃ المسلمین عبد الحمید خان الغازی کی گولڈن جیوبلی منانا نصیب ہو۔ اسیطرح ڈائمنڈ جیوبلی کی خوشیاں منانا۔ مگر افسوس ہے حیدرآباد کے مسلمانوں پر کہ جلسہ میں کوئی تو عہدہ دار یا امیر یا رئیس موجود ہوتا۔ حیف صد حیف۔ یہ جلسہ وہ تھا جسمیں امیر المومنین خلیفۃ المسلمین کی حکومت پنج وبست سالہ کا جشن تھا۔ کون امیر المومنین جسنے تمام مسلمانان روئے زمین کی آبرو کو بچایا۔ کیسا امیر المومنین جسنے مسلمانوں کے واسطے اپنے اوپر میٹھی نیند سونا حرام کر رکھا ہے۔ اور ہر وقت مسلمانوں ہی کی ترقی وعزت کا خواہاں وکوشاں رہتا ہے جسکو پچیس سال سے مسلمانوں ہی کے واسطے اطمینان سے کھانا پینا نصیب نہ ہوا۔

حاضرین جلسہ ڈھائی سو سے تین سو کے درمیان ہونگے۔ جنمیں سے چند چیدہ اشخاص کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ مولوی شیخ داود احمد صاحب گنگوہی ٹی مرچنٹ۔ مولوی عبد القادر صاحب واعظ۔ عبد الحلیم ذاکر۔ مولوی سید نور الحسن صاحب ملازم فارن ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ نظام۔ مولوی ظفر علیخان۔ بی۔ اے مترجم ہوم ڈپارٹمنٹ۔ مولوی سید مجیب احمد صاحب تمنائی ملازم سٹلمنٹ آفس۔ مولوی عبید اللہ صاحب ملازم ہوم ڈپارٹمنٹ۔ مولوی سید انوار الحق صاحب ملازم فنانشل ڈپارٹمنٹ۔ مولوی شاہ مختار احمد صاحب احمدی وکیل ہائیکورٹ۔ حکیم سید سراج العارفین صاحب منصبدار۔ سید جود الغفار صاحب تحصیلدار دولت آباد۔ مولوی حمید حسن صاحب امروہی المتخلص بہ جوہر۔ نور منیب اللہ صاحب خلف مولوی نور الحرمین صاحب جاگیردار اورنگ آباد۔ مسٹر کشن راؤ یاجی راؤ صاحب مالک ایڈیٹر مشیر دکن حیدرآباد۔ مولوی غلام محمد صاحب شوق۔ ملازم ہوم ڈپارٹمنٹ۔

ٹھیک ساڑھے سات بجے جلسہ شروع ہوا۔ اوّل مولود شریف پڑھا گیا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ مولود خوانی میں مولوی عبد الصمد خان ذاکر اجمیری کا سلسلہ بیان حیرت انگیز روانی اور دلچسپی کے ساتھ تھا۔ بعد ازاں مولوی ظفر علیخان صاحب بی۔ اے نے مختصر اسپیچ کہی جسمیں اوّلاً مادر مہربان ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کا شکریہ ادا کیا گیا۔ کہ جنکے عہد عدلت مہد میں تمام مسلمانان ہند کو ایسے جلسے کرنے بالاصول اور بالکل جائز کئے گئے اور ہر مذہب وملت کے لوگوں کو اپنے مذہبی فرائض کی بجاآوری میں بالکل آزادی عطا کی گئی۔

بعد اسکے حضرت سلطان المعظم خلیفۃ المسلمین کی ثنا وصفت وحالت بیان کی گئی۔ اور مختصر حالت تاریخی جیوبلی کی بیان کی گئی۔ اسکے بعد انہوں نے ایک نظم مندرجۂ ذیل پڑھی۔ جو تھوڑی سی عرصہ میں فی البدیہہ کہی تھی۔ کہ جس سے حاضرین بہت محظوظ ومسرور ہوئے۔

وھوھذا

کون ہے وہ حامیٔ دین حارسِ شرعِ متین
جسکی سطوت قوم کی یاور بنی ہے اور معین

کون ہے وہ ناخدا جسکے ہنر نے لی بچا
زورقِ اسلام گرداب بلا سے بالیقیں

کون ہے وہ خضرِ فرخ پے بناجو دستگیر
آبرو رکھ لی مسلمانوں کی جسنے ہر کہیں

کون ہے وہ چارہ سازِ دردمنداں جسکا نام
کہہ رہا ہے ساکنِ علوئے چرخِ چارمیں

کون ہے وہ جسکی ہمت جسکی شوکت جسکی شان
ہے مسلمانانِ عالم کے لئے حبل المتیں

آسماں کوکبہ وہ شاہنشاہ ہے عبد الحمید
نائبِ ختمِ رسل ہے اور امیر المومنیں

مرحبا اے حقہ عزّ وشرف رالعل تر
حبّذا اے خاتمِ اقبال ودولت رانگیں

نام تیرا مصدرِ شان وشکوہ وتمکنت
ذات تیری مظہرِ فیضِ الہ العالمیں

اسکو کہئے مرجع الطاف واکرام عظیم
اوسکو لکھئے منبع احسان وانعام ہیں

اسکو کہئے محملِ لیلائے تمکین ووقار
اوسکو کہئے منبع سرچشمۂ دنیا ودیں

اسکو کہئے مطلع مہرِ سعادت بے گمان
اوسکو لکھئے مطرح نورِ نجابت بالیقین

دولت اک ادنیٰ سی ہے شاہنشا تیری کنیز
اور ہے اقبال اک تیرا غلامِ کمتریں

غلغلہ آفاق میں تیری جلادت کا پڑا
تیری صولت کو گئے ہیں مان اپنائے زریں

اہل یورپ نیمجاں سمجھے تھے جسن ہمارکو
پٹخنیاں لاکر اڑنگے پر اوسی نے انکو دیں

تا سمک آید صلیب وتا سما خیزد ہلال
گر ہمیں سلطان بمارست وضعفش ہمچنیں

تیری تیغِ جانستاں نے اہل یونان کو سبق
وہ پڑھا یا حشر تک جسکو وہ بھولیں گے نہیں

اونکی لاشوں سے ہوئی ہے سرحدِ یونان عجیں
اونکے خوں سے ہو رہی ہے سرحدِ یونان رنگیں

مرثیہ خوان انکے ماتم میں ہوا لاریب یوں
ہست آئینِ جہاں گاہے چناں گاہے چنیں

ان پہ ہی نفریں کناں تھرما پولی اور طمنہ زن
آسماں گاہے بہ مہرست ای برادر گہ بکیں

نورِ علم وفن سے تونے ملک کو روشن کیا
ایتہ ہی روحِ لیا منڈاس ہو کر خشمگیں

کیوں رعایا کو رہے ظلِّ ہما کی آرزو
تو ہے بیشک مہبطِ فیضانِ عقلِ اولیں

ہے جہاں کی گردنِ فرازوں کا اسپر اتفاق
پر تو افگن جب ہوا تو پر ظلِّ رب العالمیں

ہو چلا ہے عہد میں تیرے دمشق اور کعبہ ایک
بیخطا ہے اور بے ہمتا تری رائے رزیں

تو نے پہنچایا شہا اللہ کے گھر تک ہمیں
اب اڑیگا صحن بطحا میں براقِ آتشیں

ہے نظامِ شش کو اس حال پر جبتک قرار
بیگماں تجھ پر کریگا رشک جبریلِ امیں

آج سلطاں کو حکومت کی ہوئی پچیس سال
قوم کو فیض اور احساں تیرا ہو لیگا نہیں

موجزن روح وروان میں خوشی کا جوش ہے
شکر کس منہ سے بجالائیں ترا جاں آفریں

جذبۂ دل کو ترانے کے سنانے کے لئے
کیوں نہ ہم گائیں مسرت کے ترانے شکریں

کیوں نہ کھلائے یہ جشنِ عشرت افزا نقرئی
آج کی شب جمع ہے باہم یہ بزمِ مسلمیں

نقرۂ سیال کو انجم سے مہ سی مہر سے
بن رہی ہیں جیکہ کانِ سیم افلاک وزمیں

صحن عبر ایس کھڑی ہیں لیکے ساغر نقرئی
نور کی صورت پہ برساتا ہے اسپہر ہریں

قیصرِ ہند وستانی کی طرح اب تیرا ہیں
اقحوان شبّو وبستاں فروز دیا ہمیں

ہو میسّر دیکھنا الماس کا جشن ہمیں

بعد اسکے مولوی سید حمید حسن صاحب جوہر نے اسپیچ کہی جسمیں اول سلاطین عثمانیہ کی مختصر تاریخ بیان کی اور سلطنت کا مختصر جغرافیہ سلطنت کے مداخل ومخارج۔ فوج کی مختصر کیفیت بیان کی بعد ازاں سلطان المعظم کے زمانہ کی ترقیوں کا ذکر کیا۔ اور سلطان المعظم کے تخت نشینی کے وقت اور موجودہ حالت ٹرکی سے مقابلہ کرکے سلطان المعظم کی صلاحوں اور جانفشانیوں کا ذکر کیا اور بعد میں سلطان المعظم کی عمر ودولت کی دعا مانگی۔ بعد انکے نور منیب اللہ صاحب اورنگ آبادی نے سلطان المعظم

شکر و امتنان

حضرۃ الفاضل الشیخ غلام محمد افندی قدوۃ محرری جرائد وکیل الغراء

اقدم بلسان الاخوۃ الدینیۃ والرابطۃ الجنسیۃ اجمل عبارات الشکر والامتنان اولا لحضرتکم علی درجکم فی العدد ۲۳ من وکیلکم الاغر خطبتی التی القیتها فی امر تسر لاستنهاض همم اخواننا المسلمین علی بذل المساعدۃ لانجاز مشروع سکۃ حدید الحجاز المشروع الذی یجب علی کل مسلم بذل استطاعتہ و منتهی قدرتہ علی سرعۃ انجازہ فان البلاد الحجازیۃ کما لایخفاکم لایتأتی حفظها من ذوی الفساد ولایمکن صیانتها من الاعداء الاوغاد والامتداد فیها سرادق الحضارۃ والعمران ولاتستذل صعوبات الطرق علی حجاج بیت اللہ الحرام ولاتتصل البلاد الحجازیۃ بالاقطار الاسلامیۃ فیقرب شباک النبی علی زائریہ والبیت الحرام علی قاصدیہ الا بهذه السکۃ الحدیدیۃ التی امر بانشائها ملیکنا العادل الشفوق الحنون علی المسلمین قاطبۃ الساهر علی استکمال وسائل ثروتهم ورفاهیتهم الذی مهد لهم طرق الوصول الی مایصلح حالهم فصاروا فی زمنہ فی اول الامم شانا بعد ان کانوا فی اخریاتهم عدما وقد رئینا وشاهدنا ما بذلہ جلالۃ امیر المومنین فی سبیل ذلک ممالا ینکرہ الا اعمی البصر والبصیرۃ او متعام لایودان یبصر ماثر جلالتہ الغراء الظاهرۃ ظهور الشمس فی کبد السماء حسدا وبغضا قل موتوا بغیظکم ایها الحاسدون هذه مآثر جلالۃ خلیفۃ رسول رب العالمین فی وسائل ترقی الامۃ الاسلامیۃ وانتشالها من ارض الحطۃ الی سماء الرفعۃ ومن حضیض الذل والمهانۃ الی شرف العزۃ والصیانۃ قد شهد بها اقاصی الدانی و العدو والصاحب۔

وثانیا لحضرات اخواننا الهندیین الافاضل الذین القیت علیهم الخطبۃ السابقۃ فخص منهم بالذکر حضرتی الاخوین الفاضلین والتاجرین الشهیرین السریین الوجیهین والاکرمین المکرمین حضرۃ غلام نبی افندی وحضرۃ اخیہ حبیب اللہ افندی اشهر تجار الشال الکشمیری فی بلدۃ امرتسر وحیدرآباد الدکن وغیرهما۔ فهما اول من اجاب ندائنا ولبی دعائنا فلم یمض علیهما بعد الخطبۃ المذکورۃ بضعۃ ایام الا وهزتهما اریحیۃ الکرم ونادتهما الواجبات الدینیۃ والشفقۃ الملیۃ بوجوب النهوض لمد ساعد المساعدۃ لحفظ الحرمین الشریفین بسرعۃ انجاز سکۃ حدید الحجاز فنهضا بهمۃ شماء وشهامۃ علیاء لایعتریهما کلال ولایصحبهما ملال فطبعا وصولات (رسید) الاعانۃ (چندہ) للسکۃ (ریلوی) الحجازیۃ حجاز وصاراتیا بعان السعی لدی التجار والسراۃ والاغنیاء بجمع ماتجود بہ نفوسهم الکریمۃ مع الحض والحث و شرح فوائد هذه السکۃ التی فاقت الحصر ولو لم یکن فیها الا حمایۃ الحرمین الشریفین ممن یرید بهما سوءا وتسهیل الطریق علی حجاج بیت اللہ الحرام لکفی ذلک فی اهمیتها ووجوب سرعۃ انجازها والاصل وطید بان سیجمعا مقدارا واقرا من الربابی من ارباب الخیر الذین یغارون علی الکعبۃ المشرفۃ والروضۃ المقدسۃ ویشفقون علی قبلتهم وقبر نبیهم صلی اللہ علیہ وسلم کما انهما ستیسرعا بمقدار غیر یسیر من ذلک فنرجو من اخواننا الهندیین المسارعۃ الی التبرع بما تجود بہ نفوسهم السخیۃ الی هذا العمل الخیری والواجب الدینی ومن کان یودان یبذل الکثیر من المال فی سبیل ذلک لاعتنام المثوبۃ ولکن یشق علیہ دفعہ دفعۃ واحدۃ فلیقسم مایتوی بذلہ الی عشرۃ اقسام یؤدی فی کل شهر قسما فیحصل من ذلک مبلغ جسیم بدون مشقۃ علی مانحہ وبالتدریج یصیر القلیل من الاعانۃ کثیرا بهذه الطریقۃ السهلۃ قالت جریدۃ وکیل فی بعض اعدادها السالفۃ ان احسن الطرق فی جمع الاعانۃ تعیین امناء فی کل قطر من الاقطار الهندیۃ تدفع الیهم الاموال وهم یرسلون ما اجتمع عندهم منها الی دار الخلافۃ الاسلامیۃ و لقد احسنت فی اقتراحها هذا وبناء علیہ تعین امینا لما یتبرع بہ مسلموا الشمال الغربی من الهند من الاعانۃ للسکۃ الحجازیۃ حضرۃ غلام نبی افندی وشقیقہ حبیب اللہ افندی اشهر تجار الشال الکشمیری فی امرتسر فلیرسل ارباب الغیرۃ والحمیۃ متبرعاتهم الیهما کیف ماشاءوا اقساطا واما دفعۃ واحدۃ ویستلم منهم وصولات الاعانۃ وفقنا اللہ وایاکم وجمیع المسلمین لخیر الاعمال واعمال الخیرات امین۔

السائح البغدادی فی البلاد الهندیۃ — السید عبد الحق حقی الاعظمی الازهری

تنبیہ — وقع تحریف مطبعی فی الشطرۃ الثانیۃ من البیت السابع من القصیدۃ العربیۃ المدرجۃ فی الصحیفۃ الثانیۃ من العدد الماضی وذلک فی کلمۃ مسلمو الخ وصوابہ (مسلمی) وهو لایخفی علی الفطن +

حضرت سلطان المعظم و مجلس چندہ قسطنطنیہ حجاز ریلوی کی درخواست مسلمانان ہند سے

{ بچہ ہدیہ ہوئی کہ جناب ملا عبد القیوم صاحب اول تعلقدار لنگسگور ریاست حیدرآباد نے حجاز ریلوے کے متعلق ایک خط مجلس چندہ عمومی منعقدہ قسطنطنیہ کو بتفسار حالات وکیفیات تحصیل چندہ ومصارف تعمیر وغیرہ روانہ کیا تھا۔

بڑی خوشی کا مقام ہے کہ جواب مجلس قسطنطنیہ سے آگیا ہے اس خط میں مسلمانان ہندوستان کا شکریہ ادا کیا گیا ہے اور نیز فراہمی چندہ کی انسو درخواست کی گئی ہے۔ چونکہ اس خط کا ملاحظہ کرنا ہر مسلمان کے واسطے ضروری ہے۔ اسلئے ایک ترکی عالم سے اس خط کا ترجمہ کرا کر مندرجہ ذیل کیا جاتا ہے تاکہ مسلمانان ہندوستان اور بالخصوص مسلمانان حیدرآباد دکن نے حجاز ریلوے کی تیاری کے متعلق اعانت کرنیکا جو ارادہ کیا ہے اس سے درخواست کیجاتی ہے کہ جسقدر ہوسکے زر اعانتی جمع کرکے بنک زریعہ سے بہجدیں تیاری ریلوے کی تفصیلات بعد ازیں معلوم ہونگی حیدرآباد کے باہمت و ذی اقتدار اور قومی کاموں کے پیرو کار ملا عبد القیوم صاحب کا خط مجلس میں پیش ہوا۔ ملا عبد القیوم صاحب نے اس کار خیر کے اجرا اور مسلمانوں کے عبور و مرور کی تسہیلات پر جو کچھ اپنے خط مورخہ یکم جون ۱۹۱۰ء میں لکھا ہے وہ کمیشن چندہ حجاز ریلوے و صدارت عظمے کے مطالعہ میں آیا۔ حجاز ریلوے کے انکشاف اور اعانت کے متعلق سایہ مرحمت پایہ جناب خلافت پناہی حضرت سلطان المعظم کے پیشگاہ سے مجلس کمیشن کو بارہ میں ہمتام شایستہ و تدابیر بایستہ مبذول ہوئی ہیں اس ریلوے کی مسافت کا قطعی انکشاف اگرچہ ابتک نہیں ہوا اور مصارف وقعی کی مقدار بھی منور معین نہیں ہوئی لیکن بہت عمدگی اور خوبی سے تخمینہ کیا گیا ہے کہ اس ریل کا طول اٹھارہ سو کیلو میتر* ہوگا۔ مٹی کا کام شاہی فوج کریگی۔ لکڑی اور دیگر مایحتاج سکاری جنگلات سے لی جائیگی اور اس صورت میں ایک کیلو میتر کا خرچ پچاس ہزار فرنک* ہوگا۔ جو قریبا دو ہزار پونڈ انگریزی ہوتے ہیں۔

اس ریل کی تیاری کے مصارف کی اصلی ذمہ داری اگرچہ حضرت سلطان المعظم کی حمایت و ہمت ملوکانہ کی عطیات سے ہے لیکن روئے زمین کے تمام مسلمانان کو بھی سزاوار ہے کہ وہ اپنی طرف سے اس کار خیر کے چلانے اور اس نیک آرزو کو پورا کرنے میں اولوالعزمی اور سابقت سے امداد و اعانت کرکے جوانمردی کا اظہار کریں۔ اس مہم اور کار خیر کے انصرام کیواسطے حسب الحکم شہریاری دو کمیٹیاں قرار پائی ہیں۔ اسبارہ میں ہندوستان و حیدرآباد کے مسلمانان نوی ہمت و محب انسانیت وفداء اسلام

---

* ایک کیلو میتر ۳۲۸۰ فٹ کا ہوتا ہے۔ * ایک فرنک کی قیمت تقریبا دس آنے ہے۔

تار کی خبریں

محاربہ ٹرانسوال

لنڈن ۸ ستمبر۔ جنرل ڈی وٹ کمانڈنٹ تہرون کے ساتھ ملگیا ہے۔ ان دونو افسروں کی متفقہ افواج کی تعداد اٹھارہ سو جوان ہیں اور ایک پہاڑی پر جو جوہنز برگ کے جنوب میں واقع ہے انہوں نے ایک مستحکم مقام پر ڈیرہ ڈالا ہے۔ ایک زبردست انگریزی فوج کا دستہ انکے تعاقب میں ہے عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ جنوبی افریقہ سے کسی قطعی خبر کے آنے پہ جو یقین کیا جاتا ہے کہ پندرہ ۱۵ دن کے اندر اندر آجائے۔ موجودہ پارلیمنٹ توڑ دیجائیگی۔ غالباً اس ماہ کے اخیر تک۔

اخبار ٹائمز مخبر ہے کہ لارڈ رابرٹ لارڈ کچنر اور سر بلر غالباً ایک ماہ تک انگلستان میں اس غرض سے واپس آئینگے۔ کہ اصلاح فوج کے معاملہ میں اپنے تجربہ کا فائدہ پہونچائیں۔ امید ہے کہ لارڈ رابرٹ اور کچنر محکمہ جنگ کی اصلاح میں متفق ہو کر کام کرینگے۔ لارڈ رابرٹ کے ایک اعلان سے جو انہوں نے اوینیج کو روانہ میں دیا ہے۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ باوجودیکہ وہ مقام سلطنت انگریزی سے الحاق کیا گیا ہے۔ تاہم جو بویر ابتک مسلح ہیں وہ دشمن سمجھے جائینگے۔ پرتگال والونکی امداد سے فوجیں بویروں کو سرحد سے عبور ہونے میں مانع ہونگی۔ باوجود اون خبر رسانیوں کے جو جابجا ریلوے لائن کے ٹوٹنے سے واقع ہوئی ہیں ہماری افواج کی رسد رسانی میں کوئی نقصان واقع نہیں ہوا۔ لارڈ رابرٹ کے ایک ڈسپیچ مورخہ یکم ستمبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنرل ہملٹن جنرل بلر کے بالکل قریب آگیا ہے۔ اور جنرل بلر مخالف کی فوج میرس سے صف آرا ہے اور جنرل ہملٹن چاہتا ہے کہ انکی میمنہ کو شکست دے۔ جنرل برکل ہرسٹ کی سواروں کی فوج جنرل ہملٹن سے جاملی ہے ایکدستہ افواج سپاہیان کنیڈا نے جنکی تعداد ۲۵۰ سے زیادہ نہ تھی۔ بڑی شجاعت سے بویروں کی ایک بڑی فوج کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جو مقام وٹنڈ فونٹین میں بلوی پر حملہ آور ہوئی تھے جسکی نگرانی ان کے تحت میں تھی۔ دو افسر زخمی ہوئے۔ جنرل بیڈن پول کا کیپ ٹاؤن میں بڑی گرمجوشی سے استقبال ہوا لوگ اوسے کندھوں پر اٹھا کر لے گئے۔ انگریزوں نے مقام لیڈی سمتھ کو چھوڑ دیا ہے اور لائیسٹ (قفاداران) مقام میرس دیس واپس آگئے۔ جنرل بیڈن پول سر کلمز کے ساتھ ملحقہ علاقجات میں فوجی پولیس قائم کرنے کے بارہ میں تجویز سوچ رہے ہیں۔ پرٹوریا کے مالدار باشندے الحاق سے خوش ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے آئندہ کا خدشہ دور ہوا۔ لارڈ ڈنمڈ و نلڈ اور بروکلہرسٹ نے جمعرات کے دن لیڈن برگ پر قبضہ کرلیا بویر شمال اور مشرق کیطرف کو بھاگ گئے۔

لنڈن ۹ ستمبر۔ لارڈ رابرٹ اپنے ایک مراسلہ میں لکھتے ہیں۔ جنرل ہارٹ مقام کروگر ڈراپ کے جنوب مغرب کی طرف دشمن سے صف آرا ہوا۔ اور چار بوئر میدان جنگ میں مردہ پائے گئے۔ جنمیں سے ایک کی نسبت خیال کیا گیا ہے وہ کمانڈنٹ تہرون ہے۔ ڈاک ہر روز بلا ناغہ چلتے ہوتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی سزائے دیجاتی ہے۔ جنرل بوتھا کچھ توپیں لیکر کروگر ڈراپ کو چلا گیا ہے۔ اور جنرل ہلڈیارڈ نے مقام وکر سٹروم پر قبضہ کرلیا ہے اور بوائیر لسپا ہو رہے ہیں۔ جنرل کلیمنٹ تلاح پر ٹوریا کو صاف کر رہے ہیں۔ لارڈ رابرٹ کی رائے میں مقام لیڈی سمتھ کی بروقت امداد کرنے کی عزت جنرل بروس ہملٹن کی کوشش کا نتیجہ تھا۔ جنہوں نے اسی میل کا سفر ۴½ دنوں میں طے کیا۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ جنرل بلر جبل ہاچرگ سے دس میل پر لیڈن برگ کے پورب کی طرف کو عبور کر گئے اور دشمنوں سے جنگ کی۔ بویروں نے پرتہیلم۔ فورس برگ۔ سینکال اور لیڈی سمتھ پر قبضہ کرلیا ہے جو انگریزی محبنے خالی کر دیئے ہیں۔ جنرل فرنچ کمرو لینا سے بار برٹن کیطرف برابر بڑھے چلے جاتے ہیں۔ اور انہوں نے تین مقامات پر قبضہ کرلیا ہے۔ جس میں انکی فوج کا بہت تھوڑا نقصان ہوا۔ جنرل ہیڈن بول ٹرانسوال کی پولیس کے سب سے اعلیٰ افسر مقرر ہوئے ہیں۔ جنرل بلر نے ہفتہ کے روز ایک پہاڑی پر قبضہ کیا جو ۱۵۰۰ فٹ بلند تھی۔ حریف بھاگ گئے ہمارے فقط ۱۳ آدمی ضائع ہوئے اور ۲۰ زخمی

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ لارڈ رابرٹ کے ڈسپیچ مورخہ ۱۰ ستمبر سے ظاہر ہے کہ جنرل بلر نے پانچ برگ پر قبضہ کرلیا ہے۔ دشمنوں نے اگرچہ مقابلہ کیا۔ مگر آخر کار مقام چھوڑنا ہی پڑا۔ جنرل بلر اب مقام سپٹز کوپ کیطرف بڑھ رہے ہیں۔ وہ جنرل جان ہملٹن کے ازحد مشکور ہیں۔ جنرل برڈلی کو دریائی کلپ پر بہت کچھ ذخیرہ اور سامان ہاتھ لگا ہے۔ جنرل ہنٹر اور نیج ریور کے علاقہ کی شمال مشرق کو صاف کرنا چاہتے ہیں انہوں نے حکم دیا ہے کہ قلعہ نشین فوجیں شمولیت کے لئے تیار ہو جاویں۔

بوقت ۱۰ بجکر ۲۵ منٹ صبح کو کل رات پریذیڈنٹ کروگر خلیج ڈلاگوا میں آپہونچا ہے۔ لارڈ میتھوان نے مولوپو کے قریب بویروں کو شکست دی۔ ۳۰ قیدی ۲۲ گاڑیاں اور چالیس ہزار کارتوس ہاتھ آئے۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ پریذیڈنٹ کروگر بہت سے عہدہ داروں کے مسٹر ہاپ تو فصل جنرل ٹرانسوال کے مکان پر لورنزو مارکو میں ٹھیرا ہے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر کروگر ۲۴ تاریخ کو یورپ کو روانہ ہوگا۔ جنرل بلر نے سپٹز کوپ پر حملہ کرتے وقت کئی ٹن خوراکی اشیا پائیں۔ بوروں نے بارود کی تین گاڑیاں ایک پہاڑی سے نیچے گرادیں تاکہ وہ ہمارے ہاتھ نہ آئیں۔ سرکاری خبر ہے کہ پریذیڈنٹ کروگر نے یورپ سے مداخلت حاصل کرنیکے لئے ۶ ماہ کی رخصت حاصل کی ہے۔ انکی جگہ مسٹر سکالک برگر بطور پریذیڈنٹ کام کرینگے۔ ہاسپٹل کمیشن کے سامنے شہادت دیتے ہوئے لارڈ رابرٹس نے بیان کیا۔ کہ نقل مکان کی تکالیف نے مجبور کیا۔ کہ سامان میں کمی کی جائے۔ اور مجھے یقین ہے کہ تکالیف کا مقابلہ باتعریف کیا گیا ہے

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ جنرل فرنچ کمانتی دریا سے گذر گئے ہیں اور بارہ بین کو بڑھ رہے ہیں۔ کل صبح اسکا دشمن سے سخت مقابلہ ہوا۔ جنرل بلر سپٹز کوپ کے قریب مشرق و شمال کی سڑکوں کے اتصال پر قابض ہیں اور جنرل ہٹن انکی مدد کو گئے ہیں۔ دشمن نل سپروٹ اور شمال کو ہٹا جا رہا ہے۔ جنرل ڈگلاس نے وٹوشوپ اور لنچن برگ کے درمیان دشمن کو شکست دی۔ جنرل کلیمنٹ نے ھکپورٹ کے قریب اتاریخ کو ڈیلیری کو شکست دی۔ لارڈ رابرٹ مچاڈوڈراپ کو واپس آگئے ہیں۔

۱۴ ستمبر۔ جنرل ہارٹ نے بوروں کو گھیر لیا اور دوبارہ پاچف سٹروم پر قبضہ کرلیا۔ جنرل بلر نے سپٹز کوپ اور سب سے سامان رسد پر قبضہ کرلیا۔

جنرل بوتھا نے بوجہ علالت اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے۔ اسکی جگہ ولجون مقرر ہوا ہے،

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ چونکہ جنرل ہٹن نے کالپس مچاھوف پر قبضہ کرلیا ہے۔ جس سے بوروں کا واپسی کا رستہ کٹتا تھا۔ اسلئے بوروں نے اپنی مقام گوڈوان کو چھوڑ دیا ہے۔

لارڈ رابرٹ نے ایک اشتہار جاری کیا ہے جسمیں انھوں نے کہا ہے کہ مسٹر کروگر کے استعفا دینے اور چلے جانے سے ثابت ہوتا ہے کہ اب جنگ پر کوئی امید نہیں۔ ۱۵ ہزار بویر قیدی اسوقت ہمارے پاس ہیں۔ اور انمیں سے ایک بھی رہا نہ کیا جائے گا۔ جب تک کہ انکے ہم وطن ہتھیار نہ رکھ دیں۔ سلطنت نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ اس کام کو ناتمام نہ چھوڑا جائے گا۔ لارڈ رابرٹ نے کہا ہے کہ اس جنگ کو ختم کرنے کے لئے ہم سخت ترین وسائل سے کام لیں گے۔

ضلع بانڈہ سے اقدام ستی کی ایک عجیب خبر آئی ہے۔ ایک ہندو دہقانی کی وفات پر اسکی بیوہ نے اسکے ساتھ جل مرنے کا ارادہ کیا۔ کچھ مذہبی رسوم ادا کی گئیں۔ ڈھول بجائے گئے اور بیوہ نے صاف ستھرے کپڑے اور چوڑیاں پہنیں۔ اور سکے پانوں پر پر ندوں کی تصویریں بنائی گئیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسکے بعد اسنے ہمت ہار دی۔ اور چتا پر چڑھ نہ سکی۔ اسکے رشتہ دار اسے گھر لے گئے۔ پھر پولیس وہاں جا پہونچی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بیوہ اور دو دہقانیوں کو سشن جج بانڈا نے خفیف سزائے قید کا حکم دیا۔ جسے ہائیکورٹ نے اپیل پر اور کم کر دیا۔

محاربہ چین

لنڈن ۷ ستمبر۔ گورنمنٹ امریکہ نے بھی ایک مسودہ مصالحت نامہ دوسری قوموں کی بنا پر ترتیب دیا ہے جو جرمنی کی ہیں۔ اور جرمنی نے جو مصالحت نامہ تجویز کیا ہے اوسکی نسبت واشنگٹن میں یہ خبر ہے کہ خاص پیکن میں ایکدستہ فوج متفقہ سلطنتوں کا رہا کرے اور باقی فوجیں ٹینٹسن میں کامل امن کے ہو جانے تک پڑی پڑی رہیں۔ خاندان شاہی اور وزراء کی جان کی حفاظت کیجائے۔ امید ہے کہ سلطنت روس ان تجاویز کو قبول کرے گی۔ برٹش گورنمنٹ کیطرف سے اس تجویز کا اقرار یا انکار ابتک نہیں ہوا۔ متفقہ فوجوں نے جب محل شاہی پر قبضہ کیا تو اسے بہت ہی صاف اور کسی پرسی کیحالت میں پایا۔ وہاں فقط خدمتگار اور خواجہ سرا تھے اور خزانہ وغیرہ کچھ بھی نہ تھا۔

لنڈن ۸ ستمبر۔ قیصر جرمن نے مقام سٹیٹن پر جنگ مشقی کے موقعہ پر ایک سپیچ دی جسمیں بیان تھا کہ ہمیں یقین ہے کہ چین میں امن و امان ہو جائیگا اور ہمیں آیندہ کی نسبت کوئی تشویش نہیں کیونکہ یقین ہے کہ ہماری تجویز صلح ضرور ہی کامیاب ہوگی۔ جہاز مرسولہ لال پورہ ہانگ کانگ میں پہونچگیا ہے۔ اور ڈلہوزی اور انڈیانوی ہوای کو گئے ہیں۔ باکسر اب شنشنگ پر حملہ کر رہے ہیں۔ واشنگٹن کی ایک تار سے معلوم ہوا۔ کہ جنرل پوٹر سفیر امریکہ متعینہ فرانس نے تار دیا ہے کہ فرانس روس کی اوس تجویز سے اتفاق کرتا ہے جو اوسنے پیکن کے بارے میں کی ہے۔ ہانگ کانگ کی مجلس التجار نے پیکن سے افواج متحدہ کو ہٹانے کی تجویز کی بر خلاف سخت مخالفت اس بنا پر کی ہے کہ اس سے یورپین رعب و داب میں سخت فرق آئیگا۔

لنڈن ۹ ستمبر۔ لی ہنگ چنگ نے اطلاع دی ہے کہ میں اس دن تک شنگہائی سے حرکت نہیں کر سکتا۔ اگرچہ میری کشتی ہمہ وجوہ تیار رہے۔ واشنگٹن سے ایک تار آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چینی شرائط صلح میں کچھ کچھ مشکلات واقع ہونے والی ہیں۔ جنرل چیفی کو حکم ہوا ہے کہ اگر افواج امریکہ کو پیکن سے فلپائین میں جانے کی ضرورت واقع ہو تو اوس صورت کے لئے تیار رہے۔ جمیع دول نے اتفاق کیا ہے کہ سلطنت چین کے حصے بخرے نہ ہونگے وہ فقط سابقہ سرزنش کے لئے معاوضہ طلب کرینگے۔ اور آیندہ کے لئے اطمینان کرائینگے۔ کہ ایسا پھر عمل میں نہ آوے۔ سرکار کا منشاء ہے کہ جو فوائد اسوقت حاصل ہوئے ہیں اوسے ہاتھ سے نہ دیا جائے اور اُن مقامات سے جو فتح ہوئے ہیں فوجیں واپس نہ ہٹائی جائیں۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ انگریزی فوجنے مقام فنگشائے پر جو پیکن کے نواح جنوبی میں واقع ہے بلا مزاحمت قبضہ کر لیا ہے۔ امریکہ کے ایک دستہ سواروں نے جنکی تعداد تین سو تھی۔ باکسروں کی ایک فوج تعدادی چھ سو کو شکست دی جو نیزے اور تلواروں سے مسلح تھی۔ یہ لڑائی شکارگاہ میں ہوئی۔ ۳۰ باکسر مارے گئے اور بہت سی قید ہوئے۔ چونکہ باکسر متعدد مقامات پر تار کاٹ رہے ہیں۔ اسلئے رسل رسائل میں توقف ہو جاتا ہے اور سرکاری خبریں دفتر ٹانگو میں جمع ہو جاتی ہیں۔ جو گفتگو سر میکڈانلڈ اور تین چینی وزراء میں ہوئی ہے۔ جو یکم ستمبر کو پیکن آئے اوسکا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ پرنس چنگ پیکن میں ۳ تاریخ کو آئینگا اور اسوقت مصالحت کی بارہ میں تمہیدی گفتگو شروع ہوگی۔ افواج جرمن متعینہ پیکن نے علاقہ چینی میں جنگ کرنے کے لئے فوجوں کو از سر نو ترتیب دینا شروع کیا ہے۔ اور دیگر ممالک کے افسران سے فوجیں طلب کی ہیں کہ کونٹ والڈرسی کے آنیسے پہلے فوجیں بھیجدیجائیں اکثر افسروں نے اپنے اپنے گورنمنٹوں سے تمزاج کیا ہے۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ والیسرایان یونن اور کیچو فنفور کو آزاد کرانے کے لئے ایک بڑی فوج لیکر شمال کیطرف روانہ ہوئے ہیں واشنگٹن سے خبر گرم ہے کہ یورپ کی دو طاقتوں نے لارڈ سالسبری سے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کو خاص سفارت بھیجکر شرائط صلح کی انجام دہی دیجائے۔ بیسویں پنجابی رجمنٹ کے ۴۰ جوان دی ہانوی میں جہاز پر سے اوتر کر جہاں پر دو ہندوستانی رجمنٹیں موسم سرما بسر کرینگی یہ بھی حکم ہوا ہے کہ مورچہ بندی کا کام جلدی سے شروع ہو۔ پیکن کے ایک ڈسپیچ مورخہ ۳۱ اگست سے ظاہر ہوتا ہے کہ کل جرنیلوں نے اپنی اپنی گورنمنٹوں کو لکھا ہے کہ فوجوں کے کچھ حصے واپس بھیجدی جائیں۔ کیونکہ کثرت سے فوج رکھنا ضروری نہیں اور رسد رسانی کے سامان میں دقتیں ہونگی۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ لی ہنگ چنگ نے دول یورپ کے پاس اپنی سند تقرری بھیجدی ہے کہ میں صلح کی انجام دہی کے لئے سفیر مقرر ہوا ہوں اور شرائط صلح میری رائے پر موقوف ہونگی۔ چھ ہزار فوج مقام پاٹنگفو کی طرف روانہ ہوئی ہے جس میں انگریزی فوج کی ۵۰۰ رجمنٹیں سواروں کی اور تین سو پیادہ فوج ہے۔ ٹائمز مخبر ہے کہ جاپانی اپنی فوج کا حصہ پیکن سے نکالنے پر مستعد ہے۔ لی ہنگ چنگ نے وزراء دربار کی خدمت میں یہ مضمون عرضداشت بھیجی ہے کہ وہ پیکن میں واپس آجائیں۔ افواج ہندوستانی مقیم شنگہائی بخار میں مبتلا ہیں۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ فرانس اور روس نے اپنے اپنے سفیروں کو حکم بھیجدیا ہے کہ روسی اور فرانسیسی فوجیں تعلم پیکن سے ٹینٹسن کو واپس بھیجدیں۔ امید ہے کہ جاپان اور امریکہ کی گورنمنٹیں بھی روس اور فرانس کی تقلید کرینگی۔ سلطنت چین نے بندریعہ اپنے وزیر کے فقط پرنس چنگ اور لی ہنگ چنگ کو سفیر واسطے مصالحت کے مقرر کیا ہے۔

۱۲ ستمبر۔ ٹائمس کا نامہ نگار پیکن سے اطلاع دیتا ہے کہ اب یہ معلوم ہوا ہے کہ قیصرہ اور شہزادہ طوان نے سفیروں کے قتل کی تجویز کی تھی۔ اور بیرن کیٹلر شاہی حکم سے قتل کیا گیا تھا۔ جب سے سفارتوں کی خلاصی ہوئی ہے اسوقت سے باکسروں کے سرغناؤں کو پکڑنے کی کوئی کوشش نہیں کیگئی۔ پیکن میں روس کی حیثیت غالب اور جاپانیوں کی کارآمد ہے۔ جاپانی انگریزی فوجکی قلت کی شکایت کر رہے ہیں۔

رویٹر کے پیکن کے ایک مراسلہ مورخہ ۴ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ پرنس چنگ سر رابرٹ هارٹ کے ساتھ گفتگو کر چکا ہے۔ مگر نتیجہ تا حال معلوم نہیں ہوا۔ پرنس چنگ سر رابرٹ هارٹ کے لئے فغفور کی طرف سے خاص ہدایات لایا تھا۔ ۱۲ ستمبر۔ روس چین کے بینک نے بطور جرمانہ کے جنگ اسپرنگ یونیورسٹی کا فنڈ ۵ لاکھ ٹیل کا ضبط کر لیا ہے۔ اسی فنڈ سے اہل چین فوجوں کو تنخواہ دیتے رہے تھے۔ پیکن کے گرد و نواح میں اگلے سال میں قحط کا پڑ جانا لابد سمجھا جاتا ہے۔ انگریز غور کر رہے ہیں کہ موسم سرما کا ذخیرہ اگر تانگو سوشان هکوان کو تبدیل کر دیا جائے تو کچھ حرج نہیں۔ چھ سو جاپانی شنگہائی میں اترے ہیں اور جنرل کریگ کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ بار برداری کا جہاز نوویہ ہانگ کانگ میں پہونچگیا۔ طوفان نے اسکے کچھ مستول توڑ ڈالے ہیں۔ اور دو کشتیاں، ۲۷ خچریں اور گھوڑے بہ گئے۔ فوج بخیریت ہے۔ ۶ ماہ حال کو پرنس چنگ نے سفیران پیکن کے ساتھ پہلی ملاقات کی۔ تبیان کیا جاتا ہے کہ اسنے لی ہنگ چنگ کو چلے بغیر وہ کچھ کر نہیں سکتا۔ تار دیا ہے کہ مہربانی کر کے جلد آئیے۔ ۱۲ ستمبر امریکہ کے دستہ سواروں نے ۵ تاریخ کو شاہوصندا میں شاہی فرقہ کے ۳۰ آدمیوں کو مار ڈالا۔ باقی بھاگ گئے۔ روسیوں نے ۶ تاریخ کو ماچیپو میں ۵۰۰ باکسروں سے مقابلہ کیا اور انمیں سے ۳۰۰ کو مار ڈالا۔ اہل جاپان نے ریرن کیٹلر کے قاتل کو گرفتار کر لیا ہے۔ متحدہ افواج ۸ ماہ حال کو پاٹنگ فو کیطرف روانہ ہوئیں۔ اور بلا مزاحمت ۱۵ میل کا فاصلہ طے کر کے ینگ لی چنگ چا پہونچیں۔

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ منگل کے دن نگلستان نے روس کو جواب دیا کہ جبتک چین کے ساتھ قابل اطمینان شرائط تہو جائیں اسوقت تک ہم پیکن سے واپس نہیں آسکتے۔ وردا جہاز ٹرانسپورٹ ہانگ کانگ پہونچگیا ہے اور سینیٹ انڈریو شمال کو گیا ہے۔ جن افسروں کی میعاد گذر چکی ہے انہیں ہانگ کانگ میں رہنے کا حکم ہوا ہے۔

۱۴ ستمبر۔ سینیٹ پیٹرزبرگ میں یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے کہ جب تک گورنمنٹ دوبارہ قائم نہ ہو جائے اور شرائط طے نہ ہو جائیں اسوقت تک پیکن خالی کرنا غلطی ہے۔ واشنگٹن میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر خلو پیکن کے خلاف شرائط صلح میں بھی دول یورپ نے زیادہ اتفاق ظاہر نہ کیا تو امریکہ اپنی شرائط علیحدہ پیش کریگا۔

پرنس چنگ اور سفیر پیکن میں مفصلہ ذیل شرائط صلح پر غور کر رہے ہیں۔

(۱) ٹینٹسن کی حیادت (میونسپل) (۲) شنجوہیا کو ایک (لیز سٹیٹ) حد فاصل رکھا جائے۔ (۳) دول یورپ معاہدہ شدہ بندرگاہوں میں فوجیں رکھ سکیں۔ (۴) اور سرغنا باکسران کو قتل کریں یا گرفتار کر کے متفقہ فوج کے پاٹنگ فو کے ارادہ سے نہیں گئی ہے۔ روسی فوج شنجوہیا میں جنگ سرمائی کی طیاریاں کر رہی ہیں۔ شنگہائی کے ایک مراسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ (۱۴۸) پادری قتل کئے گئے اور مختلف صوبوں میں (۹۸) پادری مفقود الخبر ہیں۔ اور جولائی کے مہینہ میں شمالی صوبجات میں بیس ہزار عیسائی شدہ لوگ قتل کئے گئے۔ ٹائمس زعم دیتا ہے۔ کہ ہماری فوج چین کی تعداد بڑھائی جائے کیونکہ اسکی تعداد جرمنی کی فوج سے کم ہے۔ اور ہماری فوج جو خاص پیکن میں ہے اسکی تعداد بھی زیادہ کیجائے۔

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ جو ہم ٹینٹسن سے روانہ ہوئی تھی اسنے ٹنگن پر قبضہ کر لیا ہے جو صرف ایک افسر اور

اسلامی خبریں

فہرست زر چندہ حجاز ریلوی جو میاں غلام نبی حبیب اللہ صاحبان تاجران شال امرتسر کو وصول ہوا

میزان مندرجہ اخبار وکیل ۱۰ ستمبر ۱۹۰۰ء صہ ۵

جناب منشی علی گوہر صاحب ہیڈ کلرک بارڈ ملٹری پولیس کوہاٹ للہ

(کل میزان لہ ۳۹ روپیہ)

ترکی اخبارات رادی ہیں کہ جن انجنیروں کو دمشق مکہ ریلوی کی تیاری کا کام سپرد کیا گیا تھا ان میں راستے کی نسبت اختلاف تھا۔ بعض کی یہ رائے تھی کہ ریل ضلع سلطانیہ سے گذرے۔ بعض یہ کہتے تھے کہ سلطانیہ کی زمین زرخیز نہیں۔ لہذا تجارت کے لحاظ سے ریل دوسرے راستے سے گذرنی چاہئے۔ بالآخر اس معاملہ کو قسطنطنیہ کی سنٹرل کمیشن میں پیش کیا گیا۔ جسنے یہہ کہکر تمام جھگڑوں کا فیصلہ کر دیا کہ سلطان المعظم کی یہی رائے ہے کہ جس راہ سے حاجی جایا کرتے ہیں اُسی راہ پر ریل بنائی جائے +

شاہ ایران نے ایام اقامت یورپ میں بہت سی نوایجاد اشیا خریدی ہیں۔ وہ یورپین تہذیب اور طرز معاشرت کے یہانتک خواہاں پائے گئے کہ انہوں نے پیرس کے باغات اور سڑکوں کی عکسی تصویریں لیں۔ زیادہ تر تعجب تو اس بات سے ہے کہ شاہ کے پاس حالانکہ پچاس لاکھ پونڈ کے جواہرات ہیں پھر بھی انہوں نے اور جواہرات خریدے۔ عام خیال ہے کہ جب وہ اپنے ملک کو واپس تشریف لیجائینگے تو ضرور بہت سی ترقیات کرینگے +

بصرہ میں یہی قحط زدگان ہند کی امداد کے لئے بہ صدارت احمد پاشا رئیس بصرہ ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے

طرابزون اور اُسکے مضافات میں بہت بڑا زلزلہ آیا مگر الحمد للہ کہ جان و مال کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔

جو سلسلہ تار برقی ہندوستان والونکی سہولیت کے لئے فاؤ سے بغداد شریف اور وہاں سے قسطنطنیہ تک قائم ہونے والا ہے اُسکے لئے یہہ تجویز کیا گیا ہے کہ جو لوگ اس سلسلہ پر ملازم رکھے جائیں انکے واسطے انگریزی زبان اور تار کے کام کا جاننا لازمی ہوگا +

فوج متعینہ حجاز ریلوی کو ریلوے کا کام سکھائے جانے کے لئے جرمنی سے ایک جرمنی معلم طلب کیا گیا ہے۔

سلطان المعظم کی سلور جوبلی کی یادگار میں جو بہت بڑا دار الفنون سلطانی قسطنطنیہ میں قائم ہونا تجویز ہوا ہے اس میں مفصلہ ذیل علوم کی تعلیم دیجائیگی:۔

شاخ دینیات - علم تفسیر - حدیث - اصول حدیث - فقہ - کلام - تاریخ اسلام -

شاخ ریاضی و طبیعی - جبر و مقابلہ - ہندسہ ہر قسم - حساب ہر قسم - حکمت طبیعی و احوال جویہ کیمیا ہر قسم - علم حیوانات - اور مختصر علم تشریح و منافع اعضاء - علم نباتات - علم طبقات الارض علم سماوی

شاخ ادبیات - حکمت نظریہ - احوال نفس منطق - اخلاق - بدائع - علم ادب عثمانیہ علم ادب عربی فارسی اور فرانسیسی - تاریخ عثمانیہ - تاریخ عام - جغرافیہ عام - علم آثار قدیمہ - علم تربیت و تعلیم -

سلطان المعظم نے ایٹرانی کے کارخانہ توپ سازی مسمی بہ کیل سے چھ جنگی جہازونکے خرید کئے جانیکا حکم دیا ہے

بغداد میں غربا و مساکین کے لئے بحکم سلطانی ایک شفاخانہ کھولا جانا تجویز ہوا ہے جسکا بنیادی پتھر والی ولایت نے اپنے ہاتھ سے رکھا۔ تمام امراء - اعیان اور اہل شہر اس موقعہ پر جمع تھے۔ بقائے ذات سلطانی - ترقی اقبال - اور فتح و نصرت دولت عثمانیہ کے لئے دعا کی گئی۔

دولت عثمانیہ نے دو سو آٹھ توپیں جرمنی کے کارخانہ "کروب" سے ان جدید جنگی جہازات میں تقسیم کرنے کیلئے لینی کی ہیں جو یوروپ میں تیار کرائے جا رہے ہیں۔

امرتسر کے نامی پہلوان غلام معہ کلو اور رحمان کے پیرس کی نمایش گاہ سے بخیر و خوبی واپس آ گئے ہیں۔ جو افواہیں انکے قتل وغیرہ کی نسبت مشہور ہوئی تھیں وہ محض غلط اور بے بنیاد تھیں۔ غلام نے پیرس میں یورپ کے ایک نامی پہلوان مسمی قادر علی باشندہ آربینیا سے بھی کشتی لڑی تھی جسمیں غلام غالب رہا۔ اور انعام حاصل کیا۔

اخبار لاگوس ویکلی ریکارڈر قمطراز ہے کہ مغربی افریقہ میں اسلام حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے اور اُسکی ترقی کے وجوہات بھی موجود ہیں۔ اول تو اسلام کے سیدھے سادے اصول وہانکے باشندوں کی طبائع کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ دوم۔ اتحاد و یگانگت کا مسئلہ جس خوبی سے اسلامی اصولوں میں پایا جاتا ہے کسی دیگر مذہب میں نہیں۔ سوم۔ اسلام میں جس جلدی سے سوشل اور پولٹیکل ترقی ہو سکتی ہے اسکی نظیر اور ادیان میں ملنی ناممکن ہے۔

جو انجنیر سلطانی سے مکہ تک تار برقی لگا رہے ہیں انہوں نے رپورٹ کی ہے کہ تار برقی کی راہ میں کثرت سے کانیں ہیں

مکہ حجاز ریلوی کے سینٹرل کمیشن کو والی حلب نے اطلاع دی ہے کہ اس صوبہ سے ریل کے لئے ۲۵ لہ ہزار ترکی پونڈ چندہ ہو جانیکی امید ہے۔ ایسا ہی والی بغداد نے لکھا ہے کہ بارہ ہزار پونڈ کی صوبہ بغداد سے توقع ہے۔ اسی طرح قدس شریف سے چار لاکھ پچیس ہزار قرش اور ضلع زور سے ستر ہزار قرش۔ طرابزون سے پندرہ ہزار ترکی پونڈ بیروت کے ضلع برافیشا سے دو سو ساٹھ پونڈ۔ ضلع نیبک سے آٹھ ہزار مجیدی۔ ضلع جزیرہ سے ایک لاکھ قرش ضلع دریدہ سے اٹھارہ ہزار قرش اور ضلع سادی شعبان سے پچیس ہزار قرش۔ ولایت ادرنا سے ستائیس یا تیس ہزار پونڈ جمع ہو جانے کی امید ہے۔ اطنہ اور اُسکے مضافات سے تین لاکھ قرش۔ ضلع بکیور سے پندرہ ہزار قرش۔ ولایت موصل سے دس لاکھ قرش کی امید ہے ضلع یوزغاد سے سات ہزار پانسو پچاس قرش کی اور ولایت قصوہ سے ستر ہزار پونڈ کی۔ ایک شخص مسمی علی بیگ کاتب زادہ نے ہر ایکسو کیلومیٹر کی تیاری پر ایک سو دس پونڈ دینے کا وعدہ کیا ہے بیروت سے جو چندہ دو دفعہ کر کے اب تک جا چکا ہے اسکی مجموعی تعداد ۹ لاکھ پچاس ہزار قرش ہے۔ اہالی قسطنطنیہ نے اسوقت تک ایک لاکھ قرش دیدیا ہے۔ روم ایلی شرقی کے لوگوں نے بھی فہرست چندہ کھولدی ہے۔ انگلستان میں شیخ الاسلام عبد اللہ کوئلم نے ایک کمیٹی بغرض فراہمی چندہ قائم کی ہے۔ ایسا ہی مصر میں بھی ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ بلغار والون نے بھی چندہ کھولدیا ہے اور مسلمانان افغانستان - بخارا - اور ترکستان نے بھی اس چندہ کا اعلان کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء

ناظرین کو معلوم ہے کہ شام سے حجاز اور یمن تک ایک سلسلہ تار برقی قائم کیا جا رہا ہے۔ اب سلطان المعظم نے حکم دیا ہے کہ دوہری تار لگائی جائے۔ اس دوسری سلسلہ تار برقی کا خرچ حضرت امیر المومنین جیب خاص سے عطا فرمائینگے۔ اور سامان وغیرہ یورپ سے منگایا جائیگا +

حضرت خلیفۃ المسلمین کی سلور جوبلی کے روز سلطانی خرچ سے غریب خانہ استنبول کے لڑکوں کے ختنہ کئے جانیکا حکم دیا گیا۔ اسی طرح ضلع کرک واقعہ ولایت سوریا کے قبائل کے لڑکوں کی نسبت حکم صادر ہوا کہ سلطانی صرف سے اُنکے ختنہ کئے جائیں اور انہیں تعلیم کے لئے سرکاری مدرسوں میں داخل کیا جائے اور کتابیں وغیرہ سلطانی خرچ سے لے دیجائیں +

لکھنؤ میں بصدارت مسٹر حامد علی صاحب امام باڑہ اکرام اللہ خان میں ایک بہت بڑا جلسہ اہل اسلام کا یکشنبہ گذشتہ کو ہوا تجویز ہوئی کہ حضور وائسرائے کا شکریہ ادا کیا جائے کہ جامع مسجد کی مرمت کے لئے لوکل گورنمنٹ نے ۱۲ ہزار روپیہ دینا منظور کیا ہے۔ دوسرا رزولیوشن یہ تھا کہ نواب لفٹنٹ گورنر کا شکریہ ادا کیا جائے کہ انہوں نے روپیہ مرمت مسجد کے لئے دینا منظور فرمایا اور نیز یہ کہ حضور نے مناسب حکم واگذاری مسجد واقع حضرت گنج کی نسبت صادر فرمایا جسمیں اسوقت ڈسپنسری موجود ہے۔ نیز یہ بھی قرار پایا کہ مسٹر ہوپر سابق کمشنر اور مسٹر ہارڈی کمشنر حال کا شکریہ ادا کیا جائے بغرض مرمت مسجد حسین آباد اور شاہ نجف کے متولیوں نے آٹھ ہزار دینا تجویز کیا ہے۔ چھ ہزار شہر سے جمع ہو جائیگا ۲۴ ہزار کی لاگت میں مسجد بالکل نئی ہو جائیگی۔ حسین آباد سے جامع مسجد تک سڑک بنائی جائیگی کہ وہ بھی شہر کی عالیشان عمارتوں میں شامل ہو جائے کہ ہیرو نجات کے لوگ جو بغرض سیر آتے ہیں زیارت کریں +

سمرنا سے آئیدا لو نیچرہ ۴ گھنٹے کا فرنظیہ نگلا آگیا ہتا وہ منسوخ کیا گیا اب سمرنا سے کوردا نہ ہوتے وقت صرف ظہیہ نگلا آگیا ہتا وہ منسوخ کیا گیا

اظہار عقیدت اور مبارکباد کا آنے بھیجا ہے وہ بارگاہ سلطانی میں پیش کیا گیا ہے ہی ہوگا

جلسہ کیا۔ روشنی وغیرہ کا انتظام نہایت اعلیٰ درجہ کا تھا۔ حافظ عبد السلام صاحب اعظم گڈھی نے حضرت ظل اللہ کی خدمت میں ۱۲۰ شعر کی ایک قطعہ پڑھا جس سے حاضرین نہایت محظوظ ہوئے +